ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 87 ✹ قیمت پندرہ روپے ✹ تاریخ ستمبر 2005



حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی

امیدوں کا مرکز

اہل صوفیہ نوربخشیہ کے خوابوں کی تعبیر اور نظریاتی دفاع کی اُمیدوں کا مرکز

مدرسۂ شاہ ہمدان سکردو کے ساتھ تعاون کی اپیل

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس کی نظر کرم اور تمام اہلِ نوربخشیہ کے تعاون کے بدولت مدرسہ شاہ ہمدانؒ سکردو (رجسٹرڈ) عرصہ نو سال سے بطریق احسن قوم کے نونہالوں کو معیاری دینی تعلیم اور مروجہ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں دن رات کوشاں ہے۔ اب تک کافی تعداد میں طلباء فارغ التحصیل ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں ملک وملت کے لئے خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ اس وقت بلتستان کے طول وعرض سے 85 طلباء زیرِ تعلیم ہیں جن کو قیام وطعام، خوراک وپوشاک اور تمام تعلیمی اخراجات اور طبی سہولت بھی میسر ہیں۔ مزید برآں پانچ اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کرام اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان طلباء کو قرآن وحدیث، فقہ، اصول منطق اور تعلیمات شاہ ہمدانؒ وسید محمد نوربخشؒ سے ہم آہنگ تعلیم وتربیت دینے میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں محلّہ کے نوربخشی بچوں کی ایک کثیر تعداد کو ناظرہ، قرآن مجید، دعوات صوفیہ، فقہ اور صوم وصلوٰۃ کی تربیت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اہلِ نوربخشیہ کی تعاون کے بدولت مدرسہ شاہ ہمدانؒ کی دو منزلہ نئی عمارت جس میں طلباء کے لئے ہاسٹل، کلاس رومز، لائبریری، دفتر اور کانفرنس ہال پر مشتمل ہے تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے یہ عظیم دینی درسگاہ اغیار کے نظریاتی یلغار کو روکنے کا واحد دفاعی قلعہ ہے جسے ہر حال میں مستحکم رکھنا پوری ملت نوربخشیہ کی ذمہ داری ہے۔ مدرسہ کی انتظامیہ تمام اہلِ نوربخشیہ کی تعاون کے بغیر اس عظیم ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام نہیں دے سکتی۔ یاد رہے! ماضی میں زوال کے اسباب اغیار کی پیروی ٹھہرے ہیں۔ اس تلخ تجربہ کے بعد احیاء تصوف کے لئے تمام اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کی کوشش جرأت مندانہ رہی ہے۔ قوم سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ ہر قدم پر اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ آخر میں تمام اہلِ نوربخشیہ چاہے وہ دُنیا کے کسی بھی حصہ میں مقیم ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ اس دینی قلعہ کے استحکام کے لئے حسب توفیق مالی، قولی اور قلمی تعاون کو جاری رکھیں۔ مالی امداد نقدی، غلہ، آٹا، سبزی، مویشی وغیرہ کی صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہر علاقہ کے لوگ شہر ہو یا گاؤں ہو۔ اپنی اپنی بساط کے مطابق جمع کر کے نمائندہ کی وساطت سے مدرسہ کی انتظامیہ تک پہنچادیں یا مطلع فرمائیں۔

تعاون کا طلبگار

انتظامیہ مدرسہ شاہ ہمدانؒ (رجسٹرڈ)

سیٹلائٹ ٹاؤن، سکردو

تفکر و تذکر

اس دھوکہ باز دُنیوی زندگی میں قدم رنجا فرمانے والے لوگ مختلف خیالات اور گوناگوں مسائل میں یکسر اُلجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اس کائنات کے حسین مناظر سے متنفر ہو کر الگ تھلگ کسی تاریک گوشے میں بسیرا کرنے پر نازاں نظر آتے ہیں تاکہ وہ دُنیوی زندگی کے نہایت پریشان کن اور حل نہ ہونے والے سیاہ مسائل میں اُلجھائے جانے سے کنارہ کش رہ کر اپنے لئے توشۂ آخرت درست انداز میں پیدا کر سکے۔ کیونکہ کہا گیا ہے کہ:

ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را

کچھ لوگ متاع غرور لقب پانے والی اس دُنیوی زندگی میں اس قدر اُلجھ کر رہ جاتے ہیں کہ انہیں اس دُنیوی جھنجھٹ سے فرار کی راہ بھی میسر آنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹے کے سوداگر ہوتے ہیں۔ وہ اس فانی دُنیوی زندگی کو اپنا بڑا مقصد سمجھ بیٹھتے ہیں۔ ان کی ہر ہر سعی اس دارِفانی کی زندگی میں صرف ہو کر رائیگاں جاتی ہے۔ وہ خود اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ اچھے سے کام جاننے والے ہیں۔ قرآن پاک میں رب العالمین نے **قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا** ط والی آیہ مبارکہ میں ایسے لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ لوگ خود کو سب سے زیادہ دانشمند فرزندانِ قوم سمجھنے کی فاش غلطی میں مبتلا رہتے ہیں۔

بٹوارہ پسند لوگ

کچھ لوگ اس کائنات میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو ہر وقت ذاتی مفاد پرستی کو اپنا پسندیدہ پیشہ بنائے رکھتے ہیں۔ مفاد پرستی کی خاطر وہ ہر اُس حربے کو اختیار کرتے ہیں جس سے اُن کی مفاد پرستی کو تقویت ملے۔ اُن کے ہاں جائز و ناجائز نیز عدل و انصاف نام کی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ ذاتی مفاد پرستی کی خاطر وہ اپنی ہر چیز داؤ پر لگانے کے لئے کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ وہ کبھی کبھار قومی وقار کو بھی داؤ پر لگانے سے باز نہیں رہتے۔ وہ مفاد پرستی کے حوالے سے ہر وقت بٹوارہ پسندی کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ برصغیر ہند کا بٹوارہ بیسویں صدی کا ایک بہت بڑا بٹوارہ تھا۔ اس بٹوارے کے نتیجے میں دو آزاد مملکتوں کا وجود سامنے آیا اور فرنگی استعمار کی غلامی کا طوق گردن ہمیشہ کے لئے اُتر گیا تاہم ایک اور بٹوارے کی شکل جو آزادی سے بہت پہلے نظر آتی تھی وہ بدستور اپنا جوبن دکھاتی رہی۔ یہ معنوی بٹوارہ تھا۔ اس بٹوارے نے پورے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لئے رکھا۔ اس بٹوارے کے نتیجے میں بہت سی برادریاں وجود میں آنے لگیں۔ بعض برادریاں مسلکی نوعیت کی تھیں اور بعض برادریاں خالص سماجی نوعیت کی تھیں۔ معنوی بٹوارے کی وجہ سے عالم اسلام کو شدید ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا اور تاحال اسلامی دُنیا شدید ترین مصائب و آلام کا شکار نظر آتی ہے۔

خمیازہ بھگتنا پڑا

معنوی بٹوارے سے جہاں دیگر اہل مسالک متاثر ہوئے وہاں اس معنوی بٹوارے کا خمیازہ سب سے زیادہ ہمیں

بھگتنا پڑا۔ اس معنوی بٹوارے نے رفتہ رفتہ ہمارے معنوی وجود کو عدم سے ہمکنار کرنے میں اپنا کردار دکھایا چنانچہ بہت سے علاقے ہمارے معنوی وجود سے یکسر خالی ہو گئے۔ بہت سے علاقوں میں ہماری اکثریت اقلیت میں بدل گئی۔ ہماری مساجد پنجگانہ نماز باجماعت کو ترس گئیں۔ بعض مقامات پر ہماری خانقاہی ہیئت کذائی یکسر تبدیل کر دی گئی۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بٹوارے کی یہ وبا اب اس قدر پھیل گئی ہے کہ اس نے اب تو ہم میں ایمان کا بٹوارہ بھی شروع کر دیا ہے۔ مفاد پرستوں نے مساجد سے امامت کے اہل افراد کو ہٹا کر اُن کی جگہ نااہل افراد کو امامتِ نماز کی ذمہ داری سونپ دی ہے۔ گویا عقابوں کے نشیمن کو زاغوں کے تصرف میں دیا گیا ہے۔ بقولِ علامہ اقبال:

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن

مفاد پرست عناصر نے مذہبی ترویج وترقی کی خاطر عوام کی طرف سے دیئے گئے املاک وقف کا بھی بٹوارہ کر دیا ہے۔ اس بٹوارے کے ذمہ دار حضرات ہوش کے ناخن لیں کہ یہ مذموم بٹوارہ قوم کو دو حصوں میں بانٹ کر کہیں ہم کو آپس میں دست وگریبان کرنے کی تمہید تو نہیں؟ باہر کی معنوی یلغار اور اپنوں کی کچھ کچھ نفاق پسندی کی بنا پر ہم تو پہلے سے ہی اپنی معنوی زندگی کے سرسبز وشاداب درخت کی ٹہنیوں پر کپکپی کے شکار پیلے پتوں کا سا روپ دھار رکھے ہیں۔ اگر بٹوارے کا یہ مذموم سلسلہ نہ روکا گیا تو شاخ زندگی پر لرزہ بر اندام ہم جیسے پیلے پتے بادِ مخالف کے جھونکوں سے تتر بتر ہو جائیں گے۔ بقولِ شاعر:

میں شاخ زندگی پر کپکپاتا زرد پتا ہوں
جہاں چاہے اُڑا لے جائے گی بادِ خزاں مجھ کو

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

☆☆☆

﴿بقیہ ''مجموعہ شریعت محمدیہ''﴾

4- برابری کا کرشمہ

''برابری کا کرشمہ'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر لائن میں ماموم اور امام دونوں کی ایڑیاں برابر برابر ہوں تو اس سے نماز جماعت کا بطلان لازم نہیں آئے گا بلکہ ماموم کو منفرد کا ثواب ملے گا۔ نماز جماعت کے ثواب سے وہ محروم ہوگا۔

5- انعقاد جماعت کا گُر

انعقاد جماعت کا گُر کا مطلب یہ ہے کہ کسی نماز گزار کے لئے ماموم بننے میں کم از کم کونسی حالت درکار ہوگی۔ وہ حالت یوں ہوگی کہ وہ اجتماعی ادائیگی والی جگہ سے اتنے فاصلے پر ہو کہ اُسے امام کی نقل وحرکت یا ماموم حضرات کی نقل وحرکت یا ماموم حضرات میں سے کسی ایک ماموم کی نقل حرکت کا پتہ چلتا رہے یعنی دیکھنے کی صورت میں اُسے پتہ چلے یا سننے کی صورت میں پتہ چلے۔

6- عدم انعقاد

''عدم انعقاد'' کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نماز گزار اجتماعی ادائیگی والی جگہ سے اس قدر دور ہو کہ اُسے امام کی نقل وحرکت یا ماموم حضرات کی نقل وحرکت یا ماموم حضرات میں سے کسی ایک ماموم کی نقل وحرکت کا پتہ بالکل نہ چل سکتا ہو۔ یعنی نہ دیکھنے کی صورت میں اور نہ سننے کی صورت میں۔ ایسے میں اُس نماز گزار کے لئے ماموم بننے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا وہ انفرادی طور پر اپنی نماز پڑھے۔ (جاری ہے.........)

☆☆☆

قرآن مجید اور ہماری زندگی

مولوی عبدالحمید، ڈی ڈی ای او

وَاِذْنَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ط وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ" مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ".

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہیں قوم فرعون سے نجات عطا کی جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 49)

تشریح

سابقہ آیت نمبر 47 میں اللہ نے اپنی نعمتوں کو یاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان نعمتوں میں سے ایک قوم فرعون سے نجات تھی۔ مفسرین نے بیٹوں کو ذبح کرنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ فرعون کو اس کے درباری نجومیوں نے کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بیٹا پیدا ہوگا جو تمہاری حکومت کو ختم کرے گا چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر لڑکے کو قتل کرنا شروع کیا تاکہ اپنی جھوٹی سلطنت قائم رہے اس طرح اس نے ساٹھ ہزار کے قریب بنی اسرائیل کے نومولود بیٹوں کو قتل کر دیا۔

لڑکیوں کو چھوڑ دینے کی وجہ

ایک وجہ یہ تھی کہ اس کی حکومت کو لڑکیوں سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ بنی اسرائیل کی بیٹیاں بڑی ہو کر فرعون کی قوم کے لئے خدمتگار اور لونڈیاں بن جائیں۔

حضرت شیخ محمد عبدہ نے بیٹوں کو ذبح کرنے کی ایک اور وجہ بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی نسل اس تیزی اور کثرت سے بڑھنے لگی تھی کہ فرعون کو یہ اندیشہ لاحق ہوگیا کہ اگر ان کی پیدائش کی رفتار اس تیزی سے بڑھتی رہی تو بنی اسرائیل کی اقلیت اکثریت میں تبدیل ہو جائے گی اور اپنی غالب اکثریت کی بنا پر کوئی انقلاب برپا کر دیں گے۔ اس خدشہ کے پیش نظر اس نے بنی اسرائیل کی نسل کشی کا یہ ظالمانہ حکم دیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن)

آیت نمبر 50

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ.

ترجمہ: اور (یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے (اے بنی اسرائیل) تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا (اور تم دریا کے کنارے پر کھڑے) دیکھ رہے تھے۔

تشریح

اس آیت میں بنی اسرائیل پر کئے جانے والے انعامات میں سے دوسرے انعام کا ذکر ہو رہا ہے۔ سالہا سال تک مظالم برداشت کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ رات کو مصر سے روانہ ہوتے۔ صبح ہوئی تو فرعون اپنے لشکر سمیت موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب میں نکلا۔ بنی اسرائیل کا قافلہ جب سمندر بحر قلزم کے کنارے پر پہنچ رہا تھا تو پیچھے سے فرعون کے لشکر کا گرد و غبار نظر آیا تو گھبرا گئے اور سمجھے کہ اب نجات کے سارے راستے بند ہو چکے ہیں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے دریا پر اپنا عصا مارنے کا حکم ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا سے ضرب لگائی۔ سمندر کا پانی سمیٹ گیا۔ درمیان سے راستہ نمودار ہوا جس پر چل کر بنی اسرائیل بخیر و عافیت دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ فرعون نے بھی اپنے گھوڑے ڈال دیئے جو سب سمندر کے درمیان پہنچ گئے تو پہاڑوں کی طرح تھمی ہوئی موجوں میں جنبش شروع ہوئی اور چشم زدن میں فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو کر رہ گیا۔ یہ سب منظر بنی اسرائیل نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس آیت کریمہ میں اس نعمت کی یاد دلائی گئی ہے۔

روزہ عاشورہ کی فضیلت

مسند احمد میں حدیث ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکے سے ہجرت کر کے مدینے میں تشریف لائے تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھتے تھے پوچھا کہ تم اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا اس لئے اس مبارک دن میں بنی اسرائیل کو فرعون کے ہاتھوں سے نجات ملی اور ان کے دشمن غرق ہوئے جس کے شکرانے میں موسیٰ علیہ السلام نے یہ روزہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سے بہت زیادہ حقدار موسیٰ کا میں ہوں پس حضور ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری۔ مسلم۔ نسائی)

آیت نمبر 51: وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ.

ترجمہ: اور (یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ پھر تم نے بنا لیا بچھڑے کو (معبود) اور تم واقعی بڑے ظالم تھے۔

تشریح (موسیٰ علیہ السلام کا چالیس روزہ اعتکاف)

بنی اسرائیل کو جب غلامی کی لعنت سے نجات ملی تو حکمت الٰہی کا تقاضا یہ ہوا کہ انہیں ایک کتاب دی جائے جس پر عمل پیرا ہو کر وہ بے راہ روی سے بچتے رہیں۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام کو چالیس روز تک کوہ طور پر چلہ کشی کا حکم ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب اور جانشین مقرر کر کے کوہ طور پر چلے گئے۔ ادھر سامری نامی سنار نے لوہے کا ایک بچھڑا بنایا ہوا تھا۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی

سامری کا بنایا ہوا بچھڑا سامری کے کرشمہ جادو سے بولتا تھا۔ بنی اسرائیل والوں کو سامری نے کہا کہ موسیٰ خدا سے ملنے طور پر گئے حالانکہ اصل میں یہی بچھڑا خدا ہے۔ بنی اسرائیل نے اس کے بہکانے سے اپنے وحدہ لاشریک پروردگار کو چھوڑ کر ایک بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔

علمی نکتہ

یہ آیت تصوف میں چلہ کشی اور اعتکاف نشینی کے ثبوت

پرنص ہے۔ اس میں خلوت نشینی اور رات کی عبادت کی فضیلت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جب قرآن مجید میں ایک برگزیدہ رسول کی سنت یا حکم الٰہی کا ذکر ہو، اور بعد میں اس کی نفی یا منسوخی مذکور نہ ہو تو وہ حکم اُمت مسلمہ کے لئے بھی باقی رہتا ہے۔ بلکہ قرآنی حکم تصور ہوتا ہے۔ (تفسیر منہاج القرآن)

آیت نمبر 52: **ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.**

ترجمہ: پھر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا۔ اس (ظلم عظیم شرک) کے بعد شاید کہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

تشریح

اس آیت کریمہ میں بچھڑا پرستی کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ کے تمام انعامات واحسانات کے باوجود تم شرک جلی کے مرتکب ہوئے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ تم پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا اور تمہیں نیست ونابود کر دیا جاتا لیکن پھر بھی اللہ نے اپنا در رحمت اور توبہ کا دروازہ کھلا رکھا اور تمہاری توبہ کو شرفِ قبولیت بخشی۔

توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

جب بنی اسرائیل میں کفرانِ نعمت کے بعد احساس ندامت پیدا ہوا اور رب کی طرف رجوع کیا تو اللہ رب العزت نے ان کے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دیئے۔ اس لئے اللہ رب العزت نے اس امتِ رجوع کے لئے بھی یہی حکم دیا ہے: **لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا** ط اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ۔ بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ بس تمام گناہوں کی معافی کے لئے صرف ایک ہی شرط ہے۔ وہ ہے توبہ کہ انسان کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے۔ ندامت کے آنسو سے اپنے گناہوں کو دھونے کی فکر پیدا ہو تو گناہ دُھلنے میں دیر نہیں لگتی۔ مگر انسان کتنا ناشکرا اور سنگدل ہے کہ اللہ کی اتنی بڑی نعمت سے لطف اندوز ہونے کی بجائے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ رعایت اور مغفرت کا دروازہ اس وقت بند ہو جائے گا جب موت کا فرشتہ اس کے پاس موت کی خبر لے کر آئے گا۔ پھر ندامت اور افسوس کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں رہے گا۔

لہٰذا اے گنہگارو! خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے رب سے گناہوں کی مغفرت اور بخشش طلب کرو۔ بے شک وہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔ **اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.**

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی گناہوں سے تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

☆☆☆

قارئین نوائے صوفیہ سے گزارش:

جو قارئین علامہ محمد بشیر سے شرعی مسئلہ پوچھنا چاہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا سوال خط کے ساتھ شامل نہ کریں بلکہ الگ صفحہ پر لکھ کر علامہ صاحب کو رسالے کے پتے پر ارسال کریں۔ اسی طرح خطوط اور خبروں کو بھی الگ الگ صفحات پر تحریر کریں۔ ایک ہی جگہ ایک سے زیادہ چیزیں تحریر ہونے کی صورت میں ان میں سے کوئی چیز شائع نہ ہو سکے گی۔ (مدیر)

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعۂ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

فَيَجِبُ عَلَى الْمَامُوْمِ اَنْ يَّزِيْدَ فِىْ نِيَّةِ الصَّلٰوةِ الْاِئْتِمَامَ اَوِالْاِقْتِدَآءَ اَوِ الْجَمَاعَةَ اَوْمَامُوْماً كَمَا اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ يَقْصِدُ هٰذِهِ الصِّيَغَ اُصَلِّىْ فَرْضَ الظُّهْرِ بِالْجَمَاعَةِ اَوْ مَامُوماً اَوْ مُقْتَدِيًا اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَيَجُوْزُ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّقَيِّدَ فِىْ نِيَّتِهٖ اِمَاماً وَ اَنْ لَا يُقَيِّدَ وَيَجِبُ اَنْ لَّا يَتَقَدَّمَ عَقِبُ رِجْلِهٖ عَلَى عَقِبِ رِجْلِ الْاِمَامِ فِى الصَّفِّ بَلْ يَنْبَغِىْ اَنْ يَّتَاَخَّرَ وَلَوْتَسَاوَيَا لَمْ تَبْطُلِ الْجَمَاعَةُ وَيَجِبُ عَلَى الْمَامُوْمِ اَنْ يُّحِسَّ انْتِقَالَاتِ الْاِمَامِ اَوِ الْمَامُوْمِيْنَ اَوْ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِالْبَصَرِ اَوِالسَّمْعِ وَلَوْ كَانَ بَعِيْدًا بِحَيْثُ لَا يُحِسُّ الْاِنْتِقَالَاتِ اَوِ التَّكْبِيْرَاتِ لَمْ تَنْعَقِدِ الْجَمَاعَةُ.

ترجمہ: چنانچہ ماموم کے ذمے نماز کی نیت میں لفظ ائتمام یا اقتداء یا جماعت یا ماموماً کا اضافہ کرنا واجب ہے۔ مثلاً کوئی نماز گزار امام کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھے تو وہ ان الفاظ میں ظہر کی نیت کرے گا۔

اُصَلِّىْ فَرْضَ الظُّهْرِ بِالْجَمَاعَةِ اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ. یعنی میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر واجب ہونے کی وجہ سے ادا کے طور پر جماعت کے ساتھ ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ اُصَلِّىْ فَرْضَ الظُّهْرِ مَامُوْماً اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ. یعنی میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر واجب ہونے کی وجہ سے ماموم بن کر ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ اُصَلِّىْ فَرْضَ الظُّهْرِ مُقْتَدِيًا اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ. میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر واجب ہونے کی وجہ سے مقتدی بن کر ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔

امام کے لئے اپنی نیت میں لفظ اماماً کی قید کا لانا اور نہ لانا دونوں صورتیں روا ہیں۔ لائن میں ماموم کی ایڑیوں کا امام کی ایڑیوں سے آگے نہ ہونا واجب ہے بلکہ ماموم کی ایڑیوں کا (امام کی ایڑیوں سے) پیچھے کو ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر امام اور ماموم کی ایڑیاں لائن میں برابر برابر ہوں تو اس سے جماعت باطل نہیں ہوتی۔ ماموم کے ذمے امام کی نقل وحرکت یا مقتدیوں کی نقل وحرکت یا مقتدیوں میں سے کسی ایک کی نقل وحرکت کو دیکھنے یا سننے کی صورت میں محسوس کرنا واجب ہے۔ اگر ماموم اتنا دور ہو کہ وہ امام کی نقل وحرکت یا تکبیروں کو محسوس نہ کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں (اس کے حق میں) نماز جماعت منعقد نہیں ہوسکتی۔

وضاحت

مذکورہ عبارتوں میں نماز کے بارے میں مقتدی اور امام کے حوالے سے امور ذیل کی واضح نشاندہی کی گئی ہے۔

1- ماموم کی نیت۔　2- امام کی نیت

3- تقدم وتاخر کا مدار　4- برابری کا کرشمہ۔

5- انعقاد جماعت کا گر　6- عدمِ انعقاد

تفصیل وضاحت

1- ماموم کی نیت

اجتماعی ادائیگی کی بناء پر ماموم کی نماز کی نیت بھی منفرد کی نیت سے قدرے ممتاز ہے۔ یعنی ماموم کو اپنی نماز کی نیت میں منفرد کے مقابلے میں بعض الفاظ کا اضافہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اضافہ کرنے کے لئے تین الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔

1- لفظِ بِالْجَمَاعَةِ

2- لفظِ اِمَاماً

3- لفظ مُقْتَدِیًا

چنانچہ اگر کوئی نماز گزار ماموم بن کر نماز پڑھنا چاہے تو وہ نماز ظہر کے لئے یوں نیت کرے گا۔

(الف) أُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّهْرِ بِالْجَمَاعَةِ اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ.

(ب) أُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّهْرِ مَامُوْماً اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ.

(ج) أُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّهْرِ مُقْتَدِیًا اَدَآءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ.

یہ نماز ظہر کی نیت کی مثال ہے۔ عصر کی نماز کے لئے أُصَلِّیْ فَرْضَ الْعَصْرِ ...... الخ مغرب کی نماز کے لئے أُصَلِّیْ فَرْضَ الْمَغْرِبِ ...... الخ عشاء کی نماز کے لئے أُصَلِّیْ فَرْضَ الْعِشَآءِ ...... الخ اور صبح کی نماز کے لئے أُصَلِّیْ فَرْضَ الصُّبْحِ ...... الخ کہے گا اور آگے اضافہ والے تینوں الفاظ میں سے جو لفظ اختیار کرنا چاہے اختیار کرے۔ خواتین کے لئے اضافہ والے تینوں الفاظ میں سے لفظ (بِالْجَمَاعَةِ) میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی البتہ مَامُوْماً کی جگہ مَامُوْمَةً اور مُقْتَدِیًا کی جگہ مُقْتَدِیَةً پڑھنا ہوگا۔

امام کی نیت

امامت نماز کا فریضہ انجام دینے والے کے لئے شرعاً یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ اپنی نیت نماز میں "اِمَاماً" کا اضافہ کرنا چاہے تو کرے اگر نہ چاہے تو نہ کرے۔ دونوں صورتیں امام کے حق میں روا رکھی گئی ہیں۔

3- تقدم وتاخر کا مدار

تقدم وتاخر کا مدار کا مطلب یہ ہے کہ اجتماعی ادائیگی کی صورت میں نماز گزار ماموم اور نماز گزار امام دونوں کے قیام کے انداز میں تفاوت کا وجدان ہے۔ یعنی سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ ماموم کی ایڑیاں صف میں امام کی ایڑیوں سے ذرا پیچھے رہیں۔ یہی انداز آغاز نماز سے لے کر اختتام نماز تک رہے۔ کسی بھی حالت میں ماموم کی ایڑیاں امام کی ایڑیوں سے آگے نہ ہونے پائیں ورنہ ماموم کو منفی نتیجہ ملے گا۔

﴿باقی صفحہ نمبر 3 پر﴾

اللہ کا دوست اور اللہ کا دشمن

تحریر: غلام حسن حسنو، ایم اے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے عقیدے اور اشغال کا ذکر کیا ہے جنہیں اختیار کرنے کو اپنی پسندیدگی یا ناپسندیدگی قرار دیا ہے جنہیں ہم ذیل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ہمیں چاہئے جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پسندیدہ یا محبوب قرار دیا ہے انہیں اپنایا جائے اور جنہیں ناپسندیدہ و ناگوار قرار دیا ہے ان سے بچا جائے۔

عام طور پر سطحی قسم کے لوگ خود کو اللہ کا دوست اور دوسروں کو اللہ کا دشمن قرار دیتے نہیں تھکتے۔ یہ یہود کا پسندیدہ شغل رہا ہے ایک مسلمان کے لئے اس قسم کی سوچ قطعاً غلط اور نامناسب ہے۔ پہلے ہم ایسی باتوں پر مبنی آیات اور ان کا ترجمہ دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا محبوب و پسندیدہ ہیں۔

اہل ایمان و عمل صالح

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

1- صاحبانِ ایمان و عمل صالح

- **اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا**

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ انہیں اپنا دوست بنائے گا۔ (سورۃ مریم۔ آیت نمبر 96)

- **اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا**

ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا ولی (دوست) ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 257)

- **وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ**

ترجمہ: اللہ مومنین (ایمان والوں) کا دوست ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 68)

- **ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا**

ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ (سورۃ محمد، آیت نمبر 11)

- **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ**

ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایمان کو پسند فرمایا اور اسے ان کے دلوں میں آراستہ کیا۔ (سورۃ الحجرات۔ آیت نمبر 7)

اطاعت رسول ﷺ

- **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ**

ترجمہ: کہو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (سورۃ ال عمران۔ آیت نمبر 31)

2- احسان کرنے والے، محسن

- **اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ**

ترجمہ: اللہ محسنین کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ

البقرہ۔ آیت نمبر 195)

➤ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

ترجمہ: اور اللہ محسنین کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ ال عمران، آیت نمبر 137، 148۔ سورۃ المائدہ، آیت نمبر 93)

3- توبہ کرنے والے، پاک رہنے والے

➤ اِنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

ترجمہ: اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 222)

➤ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

ترجمہ: اللہ پاک رہنے والوں کو دوست (پسند کرتا) رکھتا ہے۔ (سورۃ التوبہ۔ آیت نمبر 108)

4- پرہیزگار رمتقین

➤ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ: اللہ متقین، پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ ال عمران۔ آیت نمبر 76، التوبہ 4، 7)

➤ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ: اللہ متقین کا ولی (دوست) ہے۔ (سورۃ الجاثیہ۔ آیت نمبر 19)

➤ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

ترجمہ: اس کے دوست تو صرف متقین ہیں۔ (سورۃ الانفال۔ آیت نمبر 34)

5- صابرین، صبر کرنے والے

➤ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ ال عمران۔ آیت نمبر 146)

6- توکل علی اللہ والے

➤ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ ال عمران۔ آیت نمبر 159)

7- عدل و انصاف کرنے والے

➤ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 42۔ سورۃ الحجرات، آیت نمبر 9۔ سورۃ الممتحنہ، آیت نمبر 8)

8- جہاد، مجاہد

➤ اِنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اُس کی راہ میں صف بصف لڑنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ الصف۔ آیت نمبر 4)

9- انبیاء کرام، اہلبیت نبوی، ائمہ اطہار، صحابہ کرام، اولیاء اور صالحین کے دوستدار رپیروکار

اوپر قرآن کریم کی آیات مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہی دوست ہے جو:

☆ ایماندار ہو اور عمل صالح بجالانے والا ہو۔

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہو۔

☆ احسان کرنے والا ہو۔

☆ توبہ کرنے والا ہو۔

☆ طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے والا ہو۔

☆ پرہیزگار اور متقی ہو۔

☆ صابر و بردبار ہو۔

☆ متوکل علی اللہ ہو۔

☆ عدل وانصاف سے کام لینے والا ہو۔

☆ جہاد کرنے والا مجاہد ہو۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہو۔

یہ تو تھے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے دوستدار، اللہ کا پسندیدہ، اللہ کا محبوب اور اس کے پیار و محبت کے حقدار لوگ اُن کے برخلاف ذیل میں قرآن کریم کی ان آیتوں کو درج کر رہے ہیں جو اللہ کے ناپسندیدہ ومبغوض ہیں۔

1- حد سے بڑھنے والے

➤ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ**

ترجمہ: بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 190۔ سورۃ المائدہ، آیت نمبر 87)

➤ **اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ**

ترجمہ: بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 55)

2- فساد، مفسد

➤ **وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ**

ترجمہ: اور اللہ فساد (کرنے والے) کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 205)

➤ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ**

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ القصص۔ آیت نمبر 77)

3- کفار۔ گنہگار

➤ **وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ**

ترجمہ: اور اللہ ہر منکر و گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 276)

4- الکافرین

➤ **فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ**

ترجمہ: پس بے شک اللہ کفار کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ ال عمران، آیت نمبر 32)

➤ **اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ**

ترجمہ: پس بے شک اللہ کفار کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ الروم۔ آیت نمبر 45)

➤ **اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ**

ترجمہ: بے شک کفار کا اللہ مولیٰ (دوست) نہیں۔ (سورۃ محمد، آیت نمبر 11)

5- شیخی باز۔ مغرور

➤ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا**

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ جو مغرور و شیخی باز ہو، اسے دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ النساء۔ آیت نمبر 36)

➤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تمام مغروروں اور اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ لقمان، آیت نمبر 18۔ سورۃ الحدید، آیت نمبر 23)

6- دھوکہ باز گنہگار

➤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ دھوکہ باز گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر 107)

➤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ

ترجمہ: یقیناً اللہ کسی خائن کافر نعمت کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الحج، آیت نمبر 38)

7- بے جا واویلا / بدگوئی پر زبان کھولنے والا

➤ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے، الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر 148)

8- فضول خرچ

➤ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ الانعام، آیت نمبر 141۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 31)

9- خیانت کار

➤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ الانفال، آیت نمبر 58)

10- متکبر و مغرور

➤ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ مغرور لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ النحل، آیت نمبر 23)

11- اترانے والے

➤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ القصص، آیت نمبر 76)

12- ظالم

➤ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

ترجمہ: ظالموں کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہیں۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 8)

➤ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 57، 140)

➤ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 40)

13- گمراہ

➤ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ م
بَعْدِهِ ط

ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لئے بعد میں

کوئی ولی (دوست) نہیں۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 44)

➢ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا

ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی دوست اور مرشد نہیں مل سکتا۔ (سورۃ الکہف۔ آیت نمبر 17)

14- اہلبیت نبوی، صحابہ کرام، ائمہ طاہرین اور اولیاء اور صالحین کے دشمن۔

اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندوں سے محبت درحقیقت اللہ سے محبت اور ان سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے۔

ایں محبت از محبت ہا جدا است
حب محبوب خدا حب خدا است

ان آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ درج ذیل قسم کے لوگ اللہ کے دشمن ہیں۔

☆ حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے بڑھنے والے۔
☆ فساد پھیلانے والے مفسد۔
☆ کفار، منکرین۔
☆ گنہگار۔
☆ شیخی باز، مغرور، متکبر، اترانے والے۔
☆ دھوکہ باز۔
☆ بدگوئی پر زبان کھولنے والا، بے جا لا واویلا کرنے والے
☆ فضول خرچ، مسرف۔
☆ خائن، بے ایمان۔
☆ ظالم، زیادتی کرنے والے۔
☆ گمراہ، بے راہرو۔
☆ ان کے علاوہ رسول اللہ، انبیاء اہلبیت نبوی، ازواج رسول، صحابہ کرام، اللہ کے محبوب نیکوکاروں کے دشمن بھی اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں۔

☆☆☆

تجزیہ


م۔ش۔کوروی

1- نوائے صوفیہ کی پروف ریڈنگ پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

2- اہل نوربخشیہ کا پہلا مذہبی جریدہ ہے جو کہ تبلیغ دین کا فریضہ احسن طریقہ سے انجام دے رہی ہے۔

3- اس جریدہ نے اہل نوربخشیہ کو دینی معاملات میں سوچنے، سمجھنے اور سنبھلنے کا ڈھنگ سکھا دیا ہے۔

4- اس رسالہ نے سادہ لوح عوام کو مذہب کے نام پر لوٹنے والے خود پرست اور نام نہاد علماء اور عاملوں کے چنگل سے بچا لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے عناصر نے کبھی بھی اس رسالہ کی حمایت نہیں کی۔ یہ نام نہاد علماء دھواں دار تقریریں کر کے عوام میں نفرت تو پھیلا سکتے ہیں مگر اتحاد بین المسلمین کا درس دینا گوارہ نہیں کرتے۔

5- نوائے صوفیہ نے عام خواندہ لوگوں کو بھی لکھاری بنا دیا ہے۔

6- اس جریدہ کو صحیح معنوں میں اتحاد بین المسلمین کا نقیب بنا دینا چاہئے۔

☆☆☆

13 رجب کی اہمیت

محمود علی، چھور چھ

تاریخِ انسانیت عظیم واقعات سے بھری پڑی ہے۔ یہ واقعات مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر وقوع پذیر ہوتے رہے اور تا قیامت یہ تسلسل چلتا رہے گا۔ مگر ان میں سے بعض واقعات ایسے ہیں کہ جن کا دوبارہ واقع ہونا ممکن نہیں لیکن ان واقعات کی خوشبو تا ابد قلب آدمیت کو منور اور روح انسانیت کو معطر کرتے رہیں گے۔ انہی مبارک ساعتوں میں سے ایک تیرہ رجب ہے۔ یہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے متبرک ہے بلکہ دُنیا کی عمومی تاریخ میں بھی اس کی اہمیت سے انکار کی جسارت ممکن نہیں۔ یہ وہ دن ہے جس دن رب جلیل نے حق کی تقویت اور انسانیت کی بقا کے لئے اپنے شیر کو انسانی صورت میں زمین والوں کی طرف بھیجا اور طاغوتی قوتوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے انہیں ذوالفقار سے مسلح کر دیا۔ بقول شاعر:

شیر مرداں نور یزداں قوت پروردگار
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

بارہ رجب کا سورج غروب ہو چکا تھا اور تیرگی پنہائے فضا کو اپنے دامن میں سمیٹ چکی تھی۔ چار سُو سناٹا چھایا ہوا تھا لیکن آسمان میں گہما گہمی تھی۔ ستارے اپنی پوری آب و تاب سے چمک کر چراغاں کا سماں پیدا کر رہے تھے۔ زمین والے ان حالات سے بے خبر تھے اور خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے تھے۔ اتنے میں اذان سحر ہوئی ایسا لگ رہا تھا کہ زمین و آسماں رک گئے ہیں، چرند پرند اور شجر و حجر سب استادہ کھڑے ہیں۔ اور ستارہ صبح چمک چمک کر کسی عظیم ہستی کی آمد کا اعلان کر رہا تھا۔

ایک عجب سناٹا تھا ایک عجیب خاموشی تھی۔ یہ ماجرا دیکھ کر ہر دل بے اختیار پکار اٹھا:

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

اتنے میں صدا آئی کہ آج آمد ہے شیرِ خدا کی، آج آمد ہے مولا مشکل کشا کی۔ یہ سننا تھا کہ ہر زبان مرحبا مرحبا کا ورد کرنے لگی:

جس کے چہرے پہ خوشی نامِ علیؓ سے آئے
اس کا چہرہ دمِ آخر میں کھلا رہتا ہے
تاج و تخت کے مال اسے کرتے ہیں
میرے مولا کے جو قدموں پہ چڑھا رہتا ہے

کوئی ہاتف پکار پکار کر یہ صدا دے رہا تھا" آج کا دن صرف جشنِ ولادت منانے کا نہیں بلکہ آج کا دن ہے اعادہ عہد کا، آج کا دن ہے اپنے گریبان میں جھانکنے کا اور آج کا دن ہے علیؓ کے مقام و مرتبے کو جاننے کا۔" علیؓ وہ ہستی ہے جس کے بارے میں رسول خداؐ نے فرمایا:

انا مدینة العلم و علی بابها

یعنی "میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ

یعنی "میں جس کا مولا ہوں، علی بھی اس کا مولا ہے۔"

علی نام ہے سرچشمۂ ولایت کا
علی نام ہے آفتابِ امامت کا
علی نام ہے عنوانِ شہادت کا
علی نام ہے محافظِ رسالت کا
اور علی نام ہے کفر و شرک سے بغاوت کا

اگر میں علی کی فضیلت بیان کرتا رہوں تو شام و سحر ہو جائے اور چراغ زندگی گل ہو جائے مگر ثنائے علی کی حدوں کو چھونا ممکن نہ رہے۔ اور اگر یہیں قلم روک دوں اور تیرہ رجب کے حوالے سے ذکر علی ثانیؒ نہ کروں تو احسان فراموشی ہو گی اور سرزمین بلتستان کے در و دیوار مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔

آج بھی یہاں کے در و دیوار پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں: ''اے دامنِ کوہسار اور سرزمینِ بلتستان کے رہنے والو! کیا تم اس علی کو بھول گئے؟ جو ان پہاڑوں کی ظلمت کدے میں آفتاب ایمان بن کر طلوع ہوئے۔ جس کی دستِ حق شناس کی بدولت آج تم مسلمان کہلائے کیا تم اس محسن کو بھول گئے؟ جس کی ایک نگاہ کرم نے تمہاری زندگیاں بدل دی اور تمہیں نور ایمان کی لازوال دولت سے مالا مال کیا۔ علامہ اقبالؒ نے انہیں کے بارے میں فرمایا ہے:

سیّد سادات سالارِ عجم
دست او معمار تقدیر امم

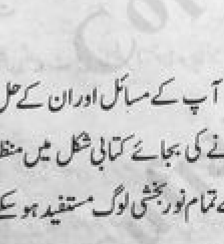
یہی وہ شمع ہے جو ہمدان سے اٹھے اور ان پہاڑوں میں جلوہ افروز ہوئے۔ یہی وہ چشمہ حق ہے جس نے یہاں کے بنجر و سنگلاخ وادیوں کو سیراب کیا۔ یہی وہ نور ہے جو روح ایمان بن کر پتھر دلوں میں سرایت کر گئے۔ آج اگر ان پہاڑوں کے دامن میں اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی ہیں تو انہی کے دم قدم سے ہیں۔

آج ہم اُن کے نام لیوا تو ہیں لیکن ان کی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہم سے بہت سے لوگ اُن کے حالات زندگی تک سے نابلد ہیں۔ اے مادیت کے سیلاب میں تنکے کے مانند بہنے والو! ذرا یہ تو بتاؤ کہ کیا ایسے عظیم محسنوں کو اس طرح یاد رکھا جاتا ہے؟ آج ہمیں فکر معاش سے فرصت نہیں اگر فرصت ملے تو بھی لہو و لعب کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آج ہمارے پاس اتنی فرصت بھی نہیں کہ ہم دو گھڑی ٹھہر کر ذکر علی و علی ثانیؒ کی محفل میں شرکت کی سعادت حاصل کریں۔

رہ گئی رسم اذاں روح بلالؓ نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

☆☆☆

☆ آپ کے مسائل اور ان کے حل کو ایک یا دو شماروں میں شائع کرنے کی بجائے کتابی شکل میں منظر عام پہ لایا جائے۔ اس اقدام سے تمام نوربخشی لوگ مستفید ہو سکتے ہیں۔ (ثاقب مجلوی)



آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج کل اشاعتی امور نہایت سست رفتاری کی نذر ہو چکے ہیں۔ ہمارے پاس بھیجے گئے سوالات کا ایک بڑا دفتر ہے ان شاء اللہ اپنی اپنی باری پر سوالات کے جوابات شائع کیے جائیں گے، اس شمارے کیلئے محترم بابو علی حسن چھور جی این ایل آئی رجمنٹ سنٹر پونچی کے بھیجے گئے پندرہ سوالات کے جوابات شائع کیے گئے ہیں۔ سوالات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر 1 ضروری میڈیکل ٹیسٹ کی خاطر استمناء جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر 2 واقعہ کربلا کا ظہور حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے بعد ہوا ہے اور ہم محرم کی مجالس بطور عبادت منعقد کرتے ہیں کیوں؟

سوال نمبر 3 اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ دل لگی کرنے کی وجہ سے صرف مذی نکل آئے تو کیا یہ صورت حال بھی وضو کے منافی نہیں؟

سوال نمبر 4 کیا بیوی اپنے شوہر کے پیچھے نماز کی اجتماعی ادائیگی کر سکتی ہے۔

سوال نمبر 5 اگر چوہا مٹی کے تیل اور ڈیزل وغیرہ میں گر جائے تو ان کا استعمال روا ہوگا؟

سوال نمبر 6 گونگا کی بیوی کو طلاق دینے کی نوبت آئے تو کیا طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔

سوال نمبر 7 بدکار افراد کا صدقہ لینا کیسا عمل ہے؟

سوال نمبر 8 کیا مسجد اور مدرسہ کیلئے وقف شدہ اموال کا استعمال پل اور سڑک وغیرہ کی تعمیر کیلئے جائز ہو جائے گا۔

سوال نمبر 9 کیا کسی حلال گوشت جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے پر اسی نوع کے تمام حلال جانور حرام ہوں گے یا صرف بدفعلی کے شکار جانور حرام ہوگا۔

سوال نمبر 10 کیا خواتین کے آپس کی چپٹی پر بھی کڑی سزا عائد ہوگی؟

سوال نمبر 11 دادی یا نانی کا اپنے دودھ پیتے پوتے یا نواسے کو رونے پر خاموش کرنے کی خاطر دودھ پلانا روا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر 12 بیوی کے انتقال کر جانے کے بعد بیوی کی بھانجی یا اس کی بھتیجی کے ساتھ رنڈوا شوہر نکاح کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 13 ذبح کا خون اپنے کسی پالتو حلال جانور یا حرام جانور کو پلانا کیسا ہے؟

سوال نمبر 14 صرف مذاق مذاق میں بیوی کے حق میں طلاق طلاق کہا جائے تو کیا اس سے طلاق ہو جاتی ہے؟

سوال نمبر 15 والدین کی طرف سے اپنی اولاد میں سے صرف ایک کو پوری جائداد ہبہ کر کے دے دینا اور دوسروں کو یکسر محروم کرنا کیسا عمل ہے۔ (سائل بابو علی حسن مذکور)

جوابات

جواب نمبر 1: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

جی ہاں! اس قسم کی ضرورت کی بناء پر استمناء جائز ہے۔

جواب نمبر 2: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

یہ ذکر اہلِ بیت کے قبیل سے ہے۔ ذکر اہلؑ بیت ازروئے ثواب عبادت کا ہم پلہ قرار پاتا ہے۔ اس قسم کا ایک سوال غازی اسماعیل این ایل آئی رجمنٹ کی طرف سے آیا تھا۔ اس کا جواب شمارہ 86 میں شائع ہو چکا ہے وہاں پر قدرے وضاحت کی گئی ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔

جواب نمبر 3: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

جی ہاں۔ مذی نکل آنے کی یہ صورت حال بھی عام دیگر صورت حال کی مانند ہے۔

جواب نمبر 4: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

جی ہاں! بیوی شوہر کی امامت میں اجتماعی ادائیگی کر سکتی ہے۔

جواب نمبر 5: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

مٹی کے تیل اور ڈیزل میں چوہا پڑ جائے اور مر جائے تو ایندھن کے قحط کی صورت میں اس کا استعمال روا ٹھہرے گا۔ ایندھن کی فراوانی کی صورت میں ایسے تیل وغیرہ کو تاریک گلیوں کو روشن رکھنے اور کوڑے کے ڈھیر کو جلانے وغیرہ کے کاموں میں استعمال کرے۔

جواب نمبر 6: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

باپ اپنے نابالغ اور پاگل بچوں کے حق میں شرعاً ولی مُجبر ہے اسی طرح وہ اپنے گونگا بیٹے کے حق میں بھی ولی مُجبر ہے۔ لہذا گونگا کے ساتھ کسی کے نکاح کی صورت میں باپ کی ولایت کے تحت معاملہ ہوتا ہے اسی طرح سے طلاق دینے کا معاملہ بھی ولی مُجبر ہونے کی وجہ سے باپ کے اختیار میں ہے۔ گونگے کا باپ اُس کی بیوی کو ولی بن کر طلاق دے گا۔

جواب نمبر 7: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

اگر بدکار فرد کی طرف سے دیا جانے والا صدقہ مال حلال ہو تو اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر وہ مال حرام ہو تو لینا درست نہیں ہوگا بلکہ مال حرام کا صدقہ دینا ہی ایک لغو عمل قرار پاتا ہے۔

جواب نمبر 9: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

اگر مسجد اور مدرسہ کی ضروریات سے زائد رقوم وغیرہ ہوں تو جملہ عوامی مفادات کے کاموں میں ان کا استعمال جائز ہے پُل، سڑک، تالاب اور مسافر خانہ وغیرہ عوامی مفادات کی فہرست میں آتے ہیں لہٰذا ان میں مسجد اور مدرسے کے فالتو اموال کا صرف کرنا شرعاً روا ٹھہرتا ہے۔

جواب نمبر 9: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

ایسا فعل سرزد ہونے کی صورت میں حلال گوشت جانور کا گوشت کھانا تو بہت دور کی بات ہے اس جانور کا وجود ہی شرعاً ناقابل برداشت ہے ایسے جانور کو جلانا وغیرہ کی صورت میں عدم سے ہمکنار کرنا شرعاً واجب ٹھہرتا ہے۔ بدکار شخص کے حق میں اس زمرے میں آنے والے دیگر حلال گوشت جانور کا گوشت کھانے میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔

جواب نمبر 10: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o**

خواتین کے آپس میں چپٹی کا ثبوت شرعاً فراہم ہو جائے تو چپٹی کے ارتکاب میں ملوث خواتین پر سو، سو (100، 100) کوڑوں کی سزا شرعاً عائد ہوگی۔ اس کا ثبوت بھی عام بدکاری کے ثبوت کی مانند ہے۔ یعنی چار (4) عادل مرد گواہوں کی گواہی اس کے ثبوت کے لئے ضروری ہے۔

جواب نمبر 11: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

جی ہاں! اسی قسم کی ضرورت کے موقع پر ایسا کرنا درست ہے۔

جواب نمبر 12: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

جی ہاں! رنڈوا شوہر کا ایسا معاملہ کرنا شرعاً جائز ہے۔ البتہ بیوی کی موجودگی میں نکاحاً ان کو یکجا کرنا جائز نہیں۔

جواب نمبر 13: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

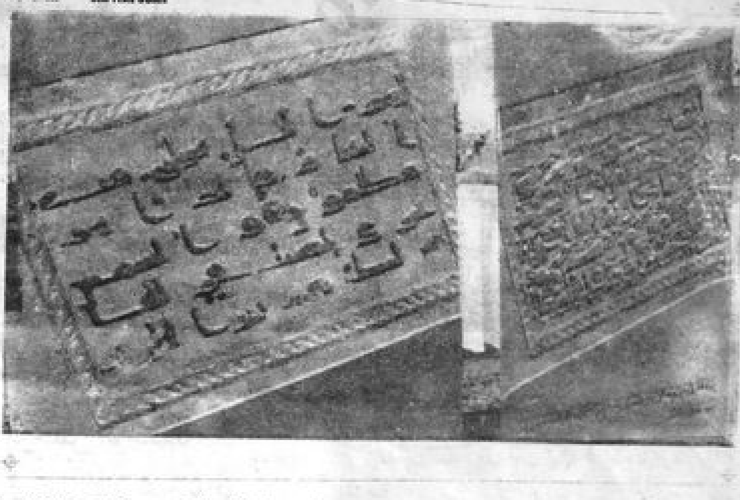
عمداً کسی حلال گوشت جانور کو ذبح کا خون پلانا درست نہیں۔ اگر موقع پا کر جانور خود ذبح کا خون پی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حرام گوشت جانور کو پلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جواب نمبر 14: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

ازروئے شریعت محمدیہ طلاق دینے کے لئے شوہر کا حقیقتاً قصد و ارادہ اور اختیار کلی ضروری ہے۔ لہٰذا مذاق مذاق میں طلاق کہہ دیا جائے تو اس سے کوئی طلاق نہیں ہوتی۔ اس طرح سے اختیار کلی کے بغیر زبردستی طلاق لی جائے تو وہ بھی شرعاً لغو ہے۔

جواب نمبر 15: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

کسی شرعی جواز کے بغیر والدین کا ایسا معاملہ کرنا قابل مذمت اور کھلم کھلا ظلم ہے جو شرعاً ناروا قرار پاتا ہے۔ محروم کئے گئے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ عدل و انصاف کا دروازہ کھٹکھٹائے اور فوراً مجاز اتھارٹی کے ہاں ازالہ ناانصافی کا مطالبہ کرے۔ اگر وہ حضرات اپنے حرمان پر بلا کسی خوف و خطر کے یونہی خاموش رہ جائیں تو ان کی یہ خاموشی اپنا اثر دکھائے گی اور والدین کے انتقال کر جانے کے بعد اُن کے لئے حق طلبی کا معاملہ وادئ پُر خار سے گزرنا دشوار ہو سکے گا۔



گزشتہ دنوں اسلام آباد میں حضرت علی علیہ السلام کے دستِ مبارک سے کتابت شدہ قرآنی آیات کی نمائش ہوئی، جس کا افتتاح وزیر مذہبی امور، جناب اعجاز الحق صاحب نے کیا۔ نمائش میں علی کے دستِ مبارک سے لکھی ہوئی قرآنی آیات کا عام دیدار کرایا گیا۔ ان میں سے صرف دو آیات کا عکس جو "دی نیوز" اخبار، راولپنڈی میں شائع ہوا، قارئین کے ملاحظہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ (اس سے ان دعویداروں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ جن کا دعویٰ ہے کہ حضرت علی نے جو قرآنی نسخہ مرتب کیا تھا وہ امام مہدی لے کر غائب ہو گئے تھے۔ اس سے حضرت امام مہدی پر لگائے جانے والا بہتان بھی غلط ثابت ہوا، لہٰذا ان دعویداروں اور ان کی حمایت کرنے والوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔)

تعارف موضعات

مولانا بشیر آفتاب، مولانا محمد علی اسد، حاجی محمد حسین

تعارف لونکھا

بشیر آفتاب، مدرس لونکھا حال یوچنگ

لونکھا گاؤں ضلع گانگچھے کے ہیڈکوارٹر خپلو سے مشرق کی جانب تقریباً 15 کلومیٹر کے فاصلے پر وادی چھوربٹ کا پہلا گاؤں ہے۔ لونکھا کی وجہ تسمیہ کچھ اس طرح ہے کہ لونکپہ کا معنی نالہ کھ کا مطلب منہ ہے یعنی نالہ کا منہ۔ اصل مطلب اس گاؤں کے سنٹر سے ایک بہت بڑا نالہ غندوس گزر کر دریائے شیوک میں جاگرتا ہے۔ ضلع گانگچھے کے دو مشہور نالے ایک ہی جگہ سے نکلتے ہیں ان میں سے ایک نالے گانگچھے ہے جو خپلو کے سنٹر سے گزر کر دریائے شیوک میں گرتا ہے جبکہ دوسرا نالہ غندوس ہے جو لونکھا گاؤں سے گزر کر دریائے شیوک میں گرتا ہے۔ ان دونوں نالوں سے جولائی اگست کے مہینوں میں بہت پانی آتا ہے گاڑیاں گزرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ موضع ہذا میں ایک خانقاہ معلی اور ایک محلہ مسجد بھی واقع ہے۔ دو چھوٹے چھوٹے محلے ہیں۔ ایک محلہ جانب شمال جبکہ دوسرا جانب جنوب میں ہے سنٹر سے نالہ غندوس گزرتا ہے۔ خانقاہ میں جمعہ اور جماعت کی نماز باقاعدگی سے ہوتی ہے جبکہ دوسری جانب محلے کی مسجد میں ابھی تک اوقات خمسہ کی نماز باجماعت کا کوئی بندوبست نہیں ہے اور تمام لوگ تارک جماعت کے مرتکب ہیں۔ خطابت و امامت کے فرائض مولانا غلام حسین فارغ التحصیل اور سرشاہ ہمدان سرمد انجام دے رہے ہیں جبکہ جزوی طور پر اہم امام میں اخوند غلام مہدی بھی تشریف لاتے ہیں۔ راقم بحیثیت گورنمنٹ ٹیچر عرصہ چار ماہ سے اسی گاؤں میں تدریسی فرائض انجام دے رہا ہے۔ اکثر خطابت و امامت بھی کراتا ہوں۔ مکتب یا مدرسہ نام کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ حال ہی میں راقم کی کوشش سے ایک مدرسہ بنام غوث المتاخرین صوفیہ نوربخشیہ لونکھا کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس وقت اس میں پچاس طلباء و طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔ تدریسی فرائض مولانا غلام حسین خطیب امام موضع ہذا انجام دے رہے ہیں۔ تمام اہل ثروت اور دینی جذبہ رکھنے والے بھائیوں سے مدرسہ ہذا کے ساتھ تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ ایک پرائمری سکول کے علاوہ اور کوئی تعلیمی ادارہ نہیں ہے۔ صحت کے حوالے سے صرف ایک ''فرسٹ ایڈ'' کا انتظام ہے۔ پورے ضلع میں بجلی جیسی نعمت پہنچی ہوئی ہے لیکن یہ گاؤں ابھی تک بجلی جیسی نعمت سے محروم ہے۔ ابھی تک کوئی میٹرک پاس لڑکا یا لڑکی نہیں ہے تعلیمی پسماندگی، معاشی پسماندگی، معاشرتی پسماندگی ہر لحاظ سے یہ گاؤں غربت اور پسماندگی کا شکار ہے۔ علاقہ کے مخیر حضرات سے پُرزور اپیل ہے کہ اس غریب گاؤں کی ترقی کے لئے اپنی توجہ مبذول کریں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆

تعارف ڈاؤ

بشیر آفتاب، مدرس لونکھا حال یوچنگ

موضع ڈاؤ وادی چھوربٹ کا ایک حسین گاؤں ہے۔

مدرسہ شاہ ہمدان کے تعاون سے تبلیغی دورے کے حوالے سے راقم کو موضع ہذا میں جانے کا موقع ملا۔ جمعہ کا دن تھا راقم نے جمعہ کا خطبہ دیا موضع ہذا میں شاندار عظیم الشان خانقاہ معلیٰ کی تعمیر حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔ اس کی کل آبادی 110 گھرانے ہیں، اس میں تین گھرانے مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ باقی تمام مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکار ہیں۔ مجموعی طور پر اکثر لوگ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ مہمان نواز، ملنسار، خوش اخلاق ہیں۔ گاؤں میں خانقاہ معلیٰ کے علاوہ دو محلہ مساجد بھی ہیں، جہاں اوقات خمسہ کی نماز کی جماعت ہوتی ہے۔ ایک مدرسہ بنام مدرسہ فیض بخش صوفیہ نوربخشیہ ڈاؤ بڑے فعال طریقے سے کام کر رہا ہے۔ ایک مدرس اخوند محمد علی تدریسی فرائض انجام دے رہا ہے۔ طلباء و طالبات کی تعداد 250 کے لگ بھگ ہے۔ نصاب کے حوالے سے تعلیم قرآن۔ دعوات صوفیہ اور فقہ احوط کی تعلیم دی جاتی ہے۔ گاؤں ہذا میں کوئی مستند عالم دین نہیں ہے۔ جو ہیں وہ معمولی اخوند طبقات سے تعلق رکھتے ہیں ان میں اخوند غلام۔ اخوند محمد خان ماسٹر۔ اخوند غلام مہدی۔ اخوند احمد ۔ اخوند محمد علی قابل ذکر ہیں۔ تعلیمی ادارے کے حوالے سے ایک مکتب۔ ایک مڈل سکول۔ ایک پرائمری کمیونٹی سکول اور ایک پبلک سکول موجود ہیں۔ صحت کے حوالے سے ایک ڈسپنسری موجود ہے۔ معاشی طور پر اکثریت زراعت پیشہ ہیں لیکن چند ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ ان میں محکمہ تعلیم میں تین، سول سپلائی میں ایک، محکمہ صحت میں چار، NAPWD میں پانچ، فوج میں دو، سول کورٹ میں دو، ایئرفورس میں ایک، اور کچھ افراد کاروباری بھی ہیں۔ زراعت کے میدان میں اہلیان ڈاؤ پوری وادی میں سبقت لے گئے ہیں۔ محل وقوع کے اعتبار سے مشرق میں دریائے شیوک اور اس کے کنارے مشہور صوفی بزرگ اخوند محمد المعروف باوداوا کا آستانہ مرجع خلائق ہیں۔ مغرب میں لونکھا گاؤں ہے۔ شمال اور جنوب میں پہاڑ ہیں یہ گاؤں ضلع گانچھے کے ہیڈکوارٹر خپلو سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر جانب مشرق میں واقع ہے۔

☆☆☆

ہوشے کا تعارف

حاجی محمد حسین شاھد، ہوشے

گاؤں ہوشے ضلع گانچھے بلتستان کے ہیڈکوارٹر خپلو سے شمال کی طرف تقریباً 45 کلومیٹر کے فاصلے پر مشہور پہاڑی سلسلہ کوہ قراقرم کے دامن میں واقع ہے۔ گاؤں کے مشرق میں وادی سلتر و اور مغرب میں وادی تھلے واقع ہیں جبکہ شمال میں مشہ بروم K-2 جیسے مشہور پہاڑی چوٹیاں جن کی بلندی 7820 m سے لے کر 8611 m اور وادی شگر واقع ہیں۔ جنوب کی طرف موضع جات کبیرآباد (کاندے) کھانے، بلے گوند، تلس، مچلو کے علاوہ ضلعی ہیڈکوارٹر خپلو واقع ہیں۔ گاؤں ہوشے سطح سمندر سے 3250 m بلندی پر واقع ہیں۔ ہوشے شمال کی طرف چار بڑے نالوں میں منقسم ہیں۔ جن کی لمبائی کم از کم 25 km اور زیادہ سے زیادہ 60 km کے لگ بگ ہیں ہر نالہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی پہاڑی چوٹیاں یا گلیشیر کے سلسلوں سے ملتے ہیں جس کی وجہ سے ہوشے سیاحوں کے لئے آماج گاہ بنی ہوئی ہیں۔

آب وہوا

موضع ہوشے سطح سمندر سے کافی بلندی پر ہونے کی وجہ سے یہاں کا موسم خشک اور سرد ہے۔ سال کا بیشتر حصہ ٹھنڈا رہتا ہے اور نومبر سے مارچ کے وسط تک برف پڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے

کہ یہاں صرف گندم، آلو، مٹر، شلجم اور مٹر وغیرہ اُگا سکتے ہیں۔
سردیوں میں تمام ندی نالے یخ ہو جاتے ہیں۔ سردی بڑھ جانے کی وجہ سے سبزی جات علاقہ قابل استعمال نہیں رہتا۔ ہوشے میں آغاز آبادی کہاں سے ہوئی؟ اس کے بارے میں باوثوق ذریعے سے کوئی بات کہنا ممکن نہیں۔ ایک تو اس کے بارے میں کوئی دستاویزی ثبوت دستیاب نہیں۔ دوسری وجوہات یہ ہیں کہ بہت سے جگے پہاڑی تودے گرنے سے پہاڑوں اور گلیشیروں کے سرکنے سے اور سیلابوں کے آنے سے پیوند خاک ہو گئے ہیں۔

ہوشے اگرچہ بلتی ثقافت تہذیبی وتمدن رسومات کے لحاظ سے بلتستان بھر میں مشہور ہیں لیکن ہوشے کی تہذیب وتمدن پر کوئی قدیم تحریر دستیاب نہیں تاہم ہوشے کے مختلف جگہوں میں پائے جانے والے کھنڈرات، قدیم آبادیاں، انسانی ڈھانچے اور دوسرے شواہد ہماری رہنمائی کرتے ہیں جو ہمیں اپنی قدامت کی طرف راستہ دکھاتے ہیں۔ اس طرح ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہوشے کے غورسید، ژھاژھوقچن اور سکسکھور میں سب سے پہلے آبادی کا آغاز ہوا تھا۔

بزرگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگ فارسی اور اکیچے بولتے تھے اور کم وبیش ایک ہزار سال پہلے یہاں آکر بس گئے تھے لوگوں کے خیال میں یہاں کے لوگ نسلی اعتبار سے منگول قدیم مذہب بدھ مت یا مجوسی تھے جو تقریباً سات سو سال قبل مبلغ اسلام حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس وقت سے اب تک پوری آبادی سلسلہ تصوف صوفیہ نوربخشی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆☆☆

یوچنگ سے غورسے تک تبلیغی روداد

مولانا محمد علی اسد، محمد بشیر آفتاب

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کی انتظامیہ، بعض نوربخشی زعماء اور علمائے کرام وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مربوط انداز میں تبلیغ وارشاد کا پروگرام مرتب کیا تھا جس پر جزوی طور پر گزشتہ 4 سالوں سے عملدرآمد ہو رہا ہے بہت سے علاقوں میں علمائے نوربخشیہ دورہ کر چکے ہیں اور ان علاقوں کا سائنٹفک انداز میں سروے کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں یوچنگ سے لونکھا اور غازی تھنگ سے ہلدی تک تبلیغی وفد کی سرگرمیاں پیش کی جارہی ہیں یہ وفد مولانا محمد علی اسد، میر واعظ خانقاہ صوفیہ نوربخشیہ تلس کی سرکردگی میں اس علاقے کا دورہ کر چکے ہیں۔

یوچنگ

یہ خپلو سے تقریباً 6 میل کے فاصلے پر دریائے شیوک کے بائیں کنارے آباد ہے۔ یہاں تقریباً 100 گھرانے آباد ہیں کل آبادی کا تقریباً ایک تہائی اخوند خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اس خاندان کا جد امجد خپلو کے باقرپی گند سے یہاں دینی خدمات کے لئے لایا گیا تھا۔ جن کی نسل خوب پھل پھول رہی ہے۔ مولانا محمد ابراہیم فیضی، ایم اے، مولانا محمد بشیر آفتاب، ایم اے انہی میں سے ہیں۔

واضح رہے کہ باقرپی گند کے اخوند خاندان کا جد امجد ملا حیدر میر شمس الدین عراقی کے ہمراہ 911ھ میں کشمیر سے خپلو آیا تھا جن کی اولاد مذکورہ محلہ کے علاوہ خپلو خاص میں محلہ ججھی و محلہ ستروپی، موضع تلس، یوچنگ اور ابادان، میں آباد ہیں اور تب سے اب تک مسلک نوربخشیہ کی دینی رہنمائی کا فریضہ

سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محسن علی فاضل مدرسہ شاہ ہمدان (باقرپی گند)، مولانا محمد علی، مولانا ہادی علی، مولانا مہدی علی ساکنان ستروپی، مولانا محمد حسن، محمد علی مرحوم ساکنان ہچی، مولانا فیضی، ومولانا محمد بشیر آفتاب، یوچنگ، مولانا عارف حسین، مولانا محمد علی اسد، مولانا محمد علی، مولانا محمد ساکن تلس، مولانا غلام علی ابادان۔

موضع یوچنگ کی سوفیصد آبادی نوربخشی ہے یہاں فوجی چھاؤنی قائم ہو چکی ہے۔ اور علاقہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ لوگوں کو تعلیم کیلئے سکول، صحت کیلئے ڈسپنسری، پانی اور بجلی کی سہولت حاصل ہیں لوگ دیندار اور محنتی ہیں۔ 1982ء سے مظہر العلوم کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم ہے جس کی اپنی عمارت ہے جہاں 120 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔

مولانا محمد علی اسد کی قیادت میں مولانا محسن علی، مولانا عبدالحمید پر مشتمل وفد 6 جنوری بروز جمعہ یوچنگ پہنچا مولانا محسن علی نے خطبہ جمعہ دیا نماز جمعہ کے بعد مولانا عبدالحمید نے حاضرین سے خطاب کیا۔ نماز عصر اوراد عصریہ کے بعد مولانا محمد علی اسد نے خطاب کیا۔ تینوں علمائے نوربخشیہ نے امر بالمعروف نہی عن المنکر، موجودہ صورتحال میں درپیش مسائل اوران کے حل، اتفاق و اتحاد اور مسلک نوربخشیہ کی امتیازی خصوصیات جیسے موضوعات پر اظہار خیال فرمایا اور حاضرین پر زور دیا کہ وہ مسلک کے بزرگوں کی تعلیمات پر کھلے دل سے عمل کریں۔

سرموں

اسی دن سہ پہر علماء کا یہ مشن سرموں روانہ ہوا۔ سرموں سے متعلق نوائے صوفیہ شمارہ 85 میں مکمل کوائف آ گئے ہیں اس لئے یہاں مزید لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سرموں میں علمائے نوربخشیہ نے باہمی مشاورت سے مختلف محلہ جات میں تبلیغ ارشادات کے لئے مولانا عبدالحمید چھوغو گرونگ، مولانا محمد علی اسد تشری، مولانا محمد بشیر آفتاب گند گئے جہاں انہوں نے مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کیں اور نماز عشاء واوراد صبح کے بعد خطاب کیا یہاں بھی علماء نے زیادہ تر امر بالمعروف، باہمی اتفاق و اتحاد، بزرگان نوربخشیہ کے تعلیمات سے تمسک جیسے اہم موضوعات پر خطاب کئے لوگوں سے ان کے مسائل دریافت کئے، ساتھ ہی مختلف سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے۔

ابادان

یہ غورسے اور چھوربٹ کے درمیان سرموں پل سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے شیوک کے دائیں کنارے واقع جدید بستی ہے۔ یہاں کل 17 گھرانے آباد ہیں اور سب مسلک نوربخشیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چند سال قبل مولانا غلام علی کو بحیثیت امام جمعہ و جماعت تلس سے یہاں لا کر بسائے ہیں مولانا غلام علی مولانا محمد علی اسد کے بڑے بھائی اور جید عالم دین ہیں تب سے اب تک وہ وہیں اپنا فرض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ ابادان اگرچہ جدید بستی ہے یہ دریا کی بجائے نالے اور چشمے کے پانی پر آباد ہے لوگوں کے پاس زرعی اراضی کی فراوانی ہے اس لئے بکثرت مال مویشی پالتے ہیں یہاں ایک سوشل پبلک سکول، ایک فرسٹ ایڈپوسٹ اور ایک مدرسہ قائم ہے۔

یہاں مولانا محمد علی اسد کی سرکردگی میں حافظ عبدالرحمن مولانا غلام علی نوری، محمد بشیر آفتاب پر مشتمل وفد نے دورہ کیا۔ لوگوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ تعاون کیا اور آئندہ بھی اس قسم کے دورے کی ضرورت پر زور دیا یہاں کی دینی حالت

اطمینان بخش ہیں معاشی اور معاشرتی طور پر بھی حالت اچھی ہے۔

غازی تھنگ

دریائے شیوک پر سرموں پل کے ساتھ ہی غازی تھنگ آباد ہے دریائے شیوک اسے سیراب کرتا ہے یہاں کل 50 گھرانے آباد ہیں جن میں سے 94 فیصد نوربخشی ہیں معروف سکالر سید اکبر علی ابن حسن کا اسی موضع سے تعلق ہے۔ مولانا محمد دین سرموی یہاں کا امام جمعہ و جماعت ہیں انہوں نے یہاں مدرسہ فیض بخش کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کر رکھا ہے جہاں بچے اور بچیاں دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں سرکاری سکول، ڈسپنسری قائم ہے۔ یہاں کی معاشرتی، دینی اور معاشی حالت تسلی بخش ہے۔ مستقبل قریب میں یہاں مزید ترقی کے شاندار مواقع موجود ہیں۔

یہاں بھی علمائے نوربخشیہ کی تین رکنی ٹیم نے دورہ کیا جس میں مولانا محمد علی اسد، مولانا غلام علی نوری، اور حافظ عبد الرحمن شامل تھے۔ لوگوں کو امر بالمعروف، دین سے وابستگی، معاشرتی برائیوں کے سدباب کی تلقین کی۔

ریسہ

یہ غورسے اور غازی تھنگ کے درمیاں دریائے ہوشے کے بائیں کنارے آباد ہے اسے دریا کا پانی سیراب کرتا ہے یہاں سکول اور مدرسہ موجود ہے مگر مدرسے میں پڑھائی کا بندوبست نہیں ہے۔ یہاں کل 55 گھرانے ہیں جن میں سے صرف ایک گھرانہ غیر نوربخشی ہے باقی سب نوربخشی ہیں مذہبی حالت بہتر ہے معاشی حالت بھی درمیانی ہے۔ البتہ خواندگی کی حالت ابتر ہے۔

علماء کے وفد نے یہاں لوگوں پر زور دیا کہ مدرسہ موجود ہے جس میں تعلیم کا بندوبست کرنا ضروری ہے یہاں مدرسہ شاہ ہمدان سکردو سے فارغ ہونے والا ایک لڑکا موجود ہے فیصلہ ہوا کہ ان کے ذمے مدرسہ میں تعلیم و تربیت لگایا جائے علماء کے وفد نے مدرسہ، ہمدان کے ذریعے وہاں تعلیم و تدریس کیلئے معاونت حاصل کرنے کی یقین دہانی کی۔ یہاں لوگوں نے بھی بڑے جوش وخروش کے ساتھ تعاون کیا علماء نے انہیں دین سے وابستگی، معاشرتی برائیوں سے اجتناب اور باہمی اتفاق واتحاد پر زور دیا۔

غورسے

غورسے دریائے ہوشے کے بائیں کنارے اس کی پانی پر آباد ایک طویل پٹی ہے۔ ماضی میں یہ طویل ہونے کے ساتھ عریض بھی تھا مگر دریائی کٹاؤ کی وجہ سے اب تقریباً 80 فیصد زرعی رقبہ دریا برد ہو چکا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے اسے گونگمہ، سکیلمہ اور گمبہ کے نام سے الگ الگ شمار کیا جاتا ہے مجموعی طور پر 130 گھرانے آباد ہیں جن میں سے 90 نوربخشی اور 40 شیعہ ہیں۔ گونگمہ، سکلمہ اور گمبہ تینوں کے علاوہ ریسہ میں بھی جمعہ ہوتا ہے۔ گمبہ غورسے میں دو مدرسے چل رہے ہیں ایک مدرسہ کی عمارت بھی موجود ہے دوسرے کی کوئی عمارت نہیں ہے۔ سکلمہ میں ماضی کے مشہور عالم دین سید عباس عرف بواٹولو مرحوم کا قائم کردہ مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ کی عمارت موجود ہے مگر وہاں پڑھائی کا کوئی انتظام نہیں مدرسہ کی عمارت عدم استعمال کی وجہ سے شکست وریخت کا شکار ہے۔

گونمہ غورسے میں ایک مکتب چل رہا ہے عمارت نہیں اس میں 65 طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ تعلیمی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

گمبہ غورسے میں محلہ کروا اور گونمہ غورسے میں پانچ وقت جماعت ہوتی ہے باقی محلہ جات اور سکلمہ میں صرف تین وقت کی برائے نام جماعت ہے۔

مجموعی طور پر پورے غورسے میں لوگ زرعی لحاظ سے آسودہ ہیں لیکن اقتصادی، معاشرتی، مذہبی اور سیاسی لحاظ سے حالات بہتر نہیں ہیں۔

وفد نے مولانا اخوند حسین صاحب کے مکان کو مرکز بنا کر مختلف محلہ جات کا دورہ کیا حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مدارس کے قیام، انہیں فعال بنانے، جمعہ و جماعت قائم کرنے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پابندی اور مسلک کے تعلیمات پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔

مجموعی جائزہ

اوپر ہم نے جن جن علاقوں کے دورے کی رپورٹ دی ہے ہر جگہ سے ایسے ہی دورے بار بار کرنے کی درخواست کی اور اس بات پر زور دیا گیا کہ علمائے نوربخشیہ کو باقاعدہ اور بے قاعدہ دونوں طریقوں سے یہاں آتے رہنا چاہئے لوگوں کو دین حق کی پابندی کی تلقین کے ساتھ ساتھ مسلک کی حقانیت واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

اگرچہ یہاں سرکاری اداروں کی جانب سے چند بنیادی سہولتیں میسر ہیں لیکن یہ سہولتیں قطعاً ناکافی ہیں لوگوں میں اپنے حقوق کا شعور بھی مفقود ہے اس لئے لوگوں کو اپنے مسائل کا ادراک اور ان کے حل کیلئے سنجیدہ کوشش نہ ہونے کے برابر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علمائے نوربخشیہ ان علاقوں کا بار بار دورہ کریں اور لوگوں میں بیداری اور مسلک سے متعلق نیک جذبات وخواہشات کو بیدار کریں یہاں کے لوگ دیندار اور دینی جذبے سے سرشار ہیں لیکن مسلک سے وابستگی کے ساتھ ساتھ مسلک کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں کافی سست واقع ہوئے ہیں بالخصوص غورسے کے علاقے میں تعلیمی پسماندگی بڑی نمایاں ہے اس لئے اس جانب خصوصی توجہ کی ضرورت ہے دینی ادارے اور تنظیمیں موجود ہیں مگر یہ قطعاً غیر فعال ہیں انہیں فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے بھی ٹرسٹیوں کی اپیل خارج کردی

نمائندہ، کراچی۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جنوبی کراچی نے ٹرسٹیوں کی طرف سے دائر کردہ اپیل جس میں انجمن فلاح و بہبود نوربخشیہ بلتستانیہ کو بھی اپنے ساتھ ملا کر ملی بھگت کرنے اور انجمن کی جائداد پر ٹرسٹیوں کی قبضہ جائز قرار دینے کے لئے کیے گیے درخواست سیشن جج نے بھی خارج کردی۔ اس سے قبل سول جج نے اس اپیل کو ناقابل سماعت قرار دیکر خارج کردی تھے اس فیصلہ کو سیشن جج نے برقرار رکھا۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ انجمن کی اپنی قانونی شناخت ہے جسے برقرار رکھنا ہوگا اور ٹرسٹی مسجد کی معاملات میں کسی قسم کی کوئی سرگرمی یا کام نہیں کرسکتا۔

اپیل کنندگان عدالت میں اپنا موقوف ثابت نہ کرسکا اور یوں یہ اپیل خارج کردی گئی۔

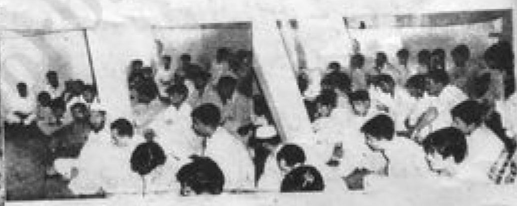
دُنیائے تصوف کی خبریں

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ جوش وخروش سے منائی گئی

مورخہ 9 ستمبر کو ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی پندرہویں سالگرہ کے موقع پر ایڈیٹر نوائے صوفیہ علامہ محمد بشیر صاحب کے زیرِ صدارت جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے صُفّہ ہال میں ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی جس کا اہتمام ادارہ





ماہنامہ نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ کے موقع پر معروف شاعر علی احمد قمر، جی ایچ معروفی، مولانا محمد انور، غلام حسن شگری، فاچو محمد امین، صوفی محمد حسین، لیاقت علی سیکرٹری این وائی ایف راولپنڈی، عبدالحمید صدر این وائی ایف راولپنڈی، غلام رسول کریسی، ذاکر حسین این وائی ایف اسلام آباد، محمد علی عارف، محمود علی، عبدالحمید اور محمد علی شاہد خطاب کر رہے ہیں۔

نوائے صوفیہ اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے تعاون سے کیا تھا۔

اس موقع پر مقررین نے ادارہ نوائے صوفیہ کے کارکنوں کی تعریف کی۔ مقررین نے کہا اس رسالہ میں چھپنے والے مضامین میں قرآن وسنت، ذکر اہلِ بیت، صوفیا کرام اور اولیاء عظام کی تعلیمات کا نچوڑ ہوتا ہے اور فن صحافت میں تصوف اسلامی کے اہم جزیات کو نمایاں طور پر پیش کیا جاتا ہے مقررین نے کہا صوفی ازم میں خانقاہی نظام کو کلیدی اہمیت حاصل ہے ماضی میں بزرگانِ دین نے اس نظام کے تحت ریاضت کی اور صوفیاء اکرام نے چلہ خانوں میں نفس کشی کر کے روحانیت کو فروغ دیا۔ نوائے صوفیہ نے اس طرف بھی توجہ دی جس کی وجہ سے صوفیاء کرام اعتکاف نشینی اور ذکرِ خفی وجلی کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔

اس موقع پر ممتاز شاعر اور پی ٹی وی کے سابق پریزنٹیشن چیف علی احمد قمر، معروف شخصیت غلام حسن شگری، انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے صدر فاچو محمد امین، جنرل سیکرٹری، جی ایچ معروفی اور راولپنڈی و اسلام آباد کے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے عہدیداروں اور لوئر تقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے ایڈیٹر نوائے صوفیہ علامہ محمد بشیر صاحب

کی دینی خدمات کو سراہا جو ایک خاموش مجاہد کے طور پر قلمی جہاد میں بلامعاوضہ پندرہ سالوں سے خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس موقع پر معروف شاعر علی احمد قمر نے بارگاہ رسالت اور حضرت علیؑ کی شان میں اپنا کلام پیش کیا نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے رہنما ذاکر علی جو کہ سٹیج سیکرٹری تھے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا ادارہ نوائے صوفیہ نے ان پندرہ سالوں میں جو خدمات انجام دیں ہیں، وہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی انہوں نے کہا اس جریدہ کی وجہ سے نوجوان تعلیم یافتہ طبقوں میں مذہبی لگاؤ پیدا ہوا اور ان میں شعوری انقلاب پیدا ہوا اس رسالہ نے عوام میں علمی خزانہ پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے لہٰذا وقتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ادارہ نوائے صوفیہ کے ساتھ تعاون جاری رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ مولانا صالح محمد نے کہا اس رسالہ کی انتظامیہ کے ساتھ قلمی جہاد میں شامل ہونے کے لئے تعلیم یافتہ طبقوں کو آگے آنا چاہئے تاکہ مذہبی انتہا پسندوں کو مذہب کے نام پر بٹوارے کا موقع نہ ملے۔ انہوں نے کہا اس مسلک سے وابستہ رہنے کے لئے نوائے صوفیہ کا مستقل قاری بننا ضروری ہے۔ معروف مدبر غلام رسول کریمی نے کہا نوائے صوفیہ نے مذہبی ترویج واشاعت کے لئے وہ تمام کام کئے جو علماء نہیں کر سکتے تھے دین کی ترقی وکامرانی کا انحصار علماء پر عائد ہوتا ہے مگر بدقسمتی سے علماء گروہی سیاست کا شکار ہونے کی وجہ سے یہ کام نوائے صوفیہ انجام دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا تصوف کی حقانیت ایران کے مذہبی قیادت نے تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے امام احمد غزالی جو کہ سلسلہ ذہب کے پیران پیر میں سے ہیں ان کی کتاب۔ کو روس اور امریکہ کے حکمرانوں کو دعوت فکر کے لئے ارسال کئے لہٰذا ہمیں تصوف اسلامی کے اس چمن پر فخر کرنا چاہئے۔ غلام رسول نے کہا اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس کے اصولوں پر عمل کر کے دُنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ مولانا محمد علی عارف نے علم وعرفان کے لئے قلمی جہاد اور اُن کے صحیح استعمال کی ضرورت پر زور دیا اور تعلیم یافتہ طبقہ پر زور دیا کہ وہ علمی جہاد میں ادارہ نوائے صوفیہ کے ساتھ قلمی اور مالی تعاون کر کے اس جریدہ کو استحکام دیں اور ہر قاری مستقل خریدار بن کر اسے پڑھیں۔ محمود علی چھوربٹی نے کہا ماضی میں اس مسلک کی جڑیں ختم کرنے کے لئے مذہبی ٹھیکیداروں نے بہت غداریاں کیں مگر خدا کی مدد حاصل ہونے کی وجہ سے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ نوائے صوفیہ نے دور دراز پسماندہ علاقوں میں رہائش پذیر تعلیم یافتہ طبقہ تک اثر دکھایا جس کی وجہ سے آج بچہ بچہ اس کا قاری ہے اس کا سہرا نوائے صوفیہ کے سر ہے۔ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن راولپنڈی کے صدر عبدالحمید چھوربٹی نے نوائے صوفیہ کے تمام کارکنوں کو اس کی پندرہویں سالگرہ پر مبارکباد دی اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا ادارہ نوائے صوفیہ پر پوری قوم کو فخر ہے کیونکہ اس جریدہ کی وجہ سے نوجوان طبقہ میں ذہنی شعور اجاگر ہوا اور غیرت ملی عطا کی اور نوجوانوں میں صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کا شعور پیدا کیا۔ مولانا محمد انور نے بلتی زبان میں کلام پیش کیا اور کہا قارئین ان پندرہ سالوں میں نوائے صوفیہ سے کافی حد تک استفادہ حاصل کر چکے ہیں۔ اب وہ صحیح اور غلط کی تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے تمام قارئین پر زور دیا کہ وہ مستقل خریدار بن کر اسے پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی ایسا کرنے کا مشورہ دیں تاکہ وہ اپنے دینی معاملات سے باخبر رہ سکیں۔ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن راولپنڈی کے جنرل سیکرٹری لیاقت علی نے کہا زوال کا اسباب اغیار کی پیروی

ہے جب سے اہل نوربخشیہ نے اغیار کی پیروی چھوڑی ہے عروج شروع ہوا ہے۔ انہوں نے کہا تصوف اسلامی عبادات وعملیات سے عبارت ہے صرف دعویٰ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا اس کے لئے ریاضت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے ادارہ نوائے صوفیہ کی کوششوں کی تعریف کی اور کہا پندرہ سالوں سے بلامعاوضہ خدمت کرنا دین دوستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا نوائے صوفیہ کو مزید مؤثر بنانے کے لئے ہم سب کو مل کر بروقت شائع کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے صدر فاچو محمد امین نے کہا نوائے صوفیہ کی ابتدا دراصل ہماری انجمن نے شروع کی تھی اور علامہ صاحب کو اس کی ابتدا کرنے پر مجبور کیا تھا اور ہم مالی تعاون بھی کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد تعطل کا شکار ہوئے تاہم ہماری کوشش سے یہ جریدہ پھر سے شروع ہوا۔ آج الحمدللہ پندرہ سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے یہ قلمی جہاد میں پیش پیش ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ طالب علمی دور میں سماجی کاموں میں بھی بھرپور کردار ادا کریں تاکہ معاشرہ کے مجبور طبقہ اس سے استفادہ حاصل کرسکیں۔ معروف شخصیت غلام حسن شگری نے ادارہ نوائے صوفیہ خصوصاً ممتاز عالم دین علامہ بشیر صاحب کو مبارکباد دی جن کی کوششوں سے پندرہ سالوں سے یہ جریدہ قلمی جہاد میں مصروف عمل ہے۔ انہوں نے کہا قرآن و سنت کی موجودگی میں نوائے صوفیہ کی ضرورت اس لئے پڑی تاکہ اس سے اُس کی تفسیر وتشریح پڑھ سکیں انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ بزرگان دین کی تعلیمات پر کماحقہٗ عمل کریں اس سلسلے میں نوائے صوفیہ رہنمائی کا کردار ادا کرسکتی ہے۔

چیف آرگنائزر جی ایچ معروفی نے استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ جریدہ پندرہ سال کا ہوگیا ہے اس دوران ادارہ کو مختلف نشیب وفراز سے گزرنا پڑا۔ جس میں قلمی، مالی، انتظامی اور مخالفت برائے مخالفت جیسے مسائل سے دوچار ہونا پڑا تاہم مستقل مزاج ادارہ کی وجہ سے یہ جریدہ بدستور جاری ہے۔ انہوں نے کہا نوائے صوفیہ نے دُنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے اہل نوربخشیہ کو ایک دوسرے سے رابطہ کرانے میں اہم کردار ادا کیا جبکہ اس سے قبل بکھرے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ یہ شمالی علاقہ جات کا پہلا رسالہ ہے جس نے اس پسماندہ علاقے کے تعلیم یافتہ لوگوں کو صحافتی دُنیا میں طبع آزمائی کا جذبہ دیا۔ نوائے صوفیہ کو شمالی علاقہ جات کا پہلا ماہنامہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ بظاہر یہ رسالہ پندرہ سالوں پر محیط ہے حقیقتاً اس کی ابتدا بیس سال قبل شروع ہوئی تھی اور ایک کتابچہ کی شکل میں شائع ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا نوائے صوفیہ کی وجہ سے لداخ، کارگل، ہندوستان اور دیگر ممالک میں بسنے والے اہل نوربخشیہ کو ایک دوسرے سے تعارف کا موقع ملا جس کے بعد اُن علاقوں میں بھی مذہبی جذبہ پیدا ہوا۔ وہاں انجمنیں بنیں۔ مدارس قائم ہوئے اور کتابوں کا تبادلہ ہوا اور ادھر اُدھر بکھرے ہوئے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاکھڑا کیا ہے۔ اس کے علاوہ بلتستان کے دُور افتادہ علاقوں میں بسنے والے طلباء اور تعلیم یافتہ طبقہ میں شعوری انقلاب پیدا ہوکر غلامانہ سوچ کا تدارک اور احساس کمتری جیسے وبال جان سے نجات ملی۔ یہی وجہ ہے بعض مذہبی انتہا پسند اب بھی اس رسالہ کی مخالفت کرتے ہیں اور شخصیت پرستی جیسے گناؤنے عزائم کے لئے عوام کو اس رسالے کے خلاف اُکساتے ہیں۔ عوام اب بیدار ہوچکے ہیں وہ اب صحیح اور غلط کو اچھی طرح سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دور افتادہ نالہ

جات میں بسنے والے اب بھی شخصیت پرستی کی لپیٹ میں ہیں اس کے لئے جہاندیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ انہوں نے کہا اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی تعلیمات کے علاوہ فقہی مسائل اور ان کا حل، مختلف موضوعات پر حامل مقالہ جات، حالات حاضرہ کی اہم خبریں، قارئین کے تاثرات پر مبنی خطوط اور شعراء کا عارفانہ کلام شائع کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا صحافت کا مقصد حقائق کو عوام تک پہنچانا اور آنے والے خطرات سے آگاہی کرنا ہے الحمدللہ یہ ذمہ داریاں بحسن خوبی انجام دے رہی ہے۔ جلسہ کے اختتام تک عصر کی نماز کا وقت ہو گیا جس کی وجہ سے ایڈیٹر نوائے صوفیہ معروف عالم دین علامہ محمد بشیر صاحب نماز کے لئے چلے گئے۔ آخر میں صوفی محمد حسین صاحب نے مختصر خطاب اور دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

☆☆☆

حاجی محمد حسین کو صدمہ

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) حاتم ثانی حاجی محمد حسین شاھد ساکن ہوشے کے جواں سال بیٹے محمد امین پولی کلینک اسلام آباد میں مورخہ 28 جون 2005ء بمطابق 21 جمادی الاول کو رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے مڈل سکول ہوشے میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت سید مرتضیٰ حسین خپلوی نے کی۔ اجلاس میں محمد امین کی اچانک رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور قرآن خوانی کی گئی جس میں اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

خپلو (زاہد حسین) ہائی سکول خپلو کے سابق ہم جماعت طلباء مرحوم کی وفات پر لواحقین خصوصاً ان کے والدین اور بھائیوں سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ امین

☆☆☆

سیّد احمد الموسوی کا انتقال پُر ملال

سرمیک (جی آر ثاقب) سرمیک کے سادات گھرانے کا چشم و چراغ، معروف سماجی کارکن اور ہر دلعزیز شخصیت الحاج سید احمد الموسوی گزشتہ دنوں کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ انہیں آبائی گاؤں میں قدوۃ الاولیاء سید علی رضا کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔

مرحوم کی یاد میں تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے غلام رسول ثاقب نے سید احمد الموسوی کی وفات کو عظیم سانحہ قرار دیا اور ان کی دینی و ملی خدمات کو سراہا۔ شرکاء نے مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی۔

☆☆☆

لیگل کمیٹی کے چیئر مین کا دورہ

سرمیک (جی آر ثاقب) گزشتہ دنوں لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی کے چیئرمین غلام محمد نے نوجوانان تنظیم فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ سرمیک کی خصوصی دعوت پر اہل تصوف کی آماجگاہ وادی سرمیک کا تفصیلی دورہ کیا۔ انہوں نے مون گرونگ

اور چندہ کے بزرگوں سے بھی ملاقات کی۔ اُن بزرگوں نے فرمایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات پر آج تک کاربند ہیں۔ اس موقع پر تنظیم ہذا کے ممبران نے فقہ احوط اور دعوات صوفیہ کے متعدد نسخے مفت تقسیم کیے۔ چیئرمین لیگل کمیٹی کے اعزاز میں دیئے گئے ٹی پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے غلام رسول ثاقب نے کہا کہ اہلیان سرمیک کو لیگل کمیٹی کے پُرخلوص کارکنوں پر فخر ہے جنہوں نے ملت صوفیہ نوربخشیہ کے معنوی وجود سے انکار کرنے والوں کے جارحانہ عزائم کو دفاعی عزائم میں تبدیل کرنے پر مجبور کردیا۔ تنظیم کے صدر مرزا حسن دانیال نے کہا کہ ہمیں فخر ہیں کہ مادیت کے اس دور میں ایک طبقہ ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صوفیہ نوربخشیہ کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کیلئے کمربستہ ہے۔ نگران اعلیٰ علامہ رضا ضیاء نے کہا کہ شاہ سید نوربخش" اتحاد بین المسلمین کا عظیم داعی تھا۔

آخر میں غلام محمد چیئرمین لیگل کمیٹی نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گندم نما جو فروشوں کے خلاف ہماری جنگ جاری ہے شاہ سید محمد نوربخش کے نظریات اور تعلیمات کی حفاظت ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ موروثی مسلمان بننے کے بجائے شعوری اور نظریاتی مسلمان بننے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

تعزیتی اجلاس

سرموں (موسیٰ علی انصاری) مورخہ 14 مئی 2005ء کو شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن گوند سرموں کا ایک اجلاس زیر صدارت قاری ابراہیم میر واعظ خانقاہ معلی سرموں بمقام شاہ ہمدان مسجد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں نائب صدر جناب عبدالسلیم صاحب کے والد اور معروف سماجی کارکن موسیٰ عربی کے اچانک موت پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

☆☆☆

سہ روزہ اعتکاف نشینی

آزاد کشمیر (شہاب الدین تھگسوی) گزشتہ دنوں وادی آزاد کشمیر فارورڈ کہوٹہ چودہ این ایل آئی میں تصوف کے پروانوں نے تین روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا۔ اس روح پرور عبادت کی قیادت قبلہ صوبیدار محمد شریف براہوی نے کی اور گیارہ خوش نصیبوں نے شرکت کی۔ اختتامی دن یونٹ کے تمام نوربخشی جوانوں نے خلوص بھری آہوں اور سسکیوں کے ساتھ انہیں مبارکباد پیش کیں۔ اس موقع پر روحانی محفل کا انعقاد کیا۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نذرانہ عقیدت سے ہوا۔ محفل سے صوبیدار محمد قاسم، آخوند محمد ابراہیم، آخوند محمد اقبال ثاقب، سید شہاب الدین نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی سید شہاب الدین نے جہاد اکبر کو اپنا موضوع سخن بنایا جبکہ صدر محفل صوبیدار محمد شریف نے توبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

☆☆☆

سکرچن آرگنائزیشن کا قیام

تھلے (ممتاز علی عارف) یکم مارچ 2005ء کو محلہ گاگوڈیک تھلے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں محلے کے معززین اور سرکردگان نے شرکت کی۔ اجلاس میں سکرچن ویلفیئر اینڈ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن گاگوڈیک تھلے کے رجسٹرڈ

ہونے کے بارے میں شرکائے اجلاس کو آگاہ کیا۔ تنظیم کے کابینہ درج ذیل ہیں۔

1-	مہدی شاہ	صدر
2-	ابراہیم	سنیئر نائب صدر
3-	محمد موسیٰ	نائب صدر
4-	ممتاز علی عارف	جنرل سیکرٹری
5-	مولانا حسن	خزانچی

☆☆☆

اظہار تشکر

تھلے (غلام مہدی سالک) این وائی ایف تھلے چنڈو کے سیکرٹری نشر و اشاعت غلام مہدی سالک کی والدہ صاحبہ 13 مئی 2005ء کو انتقال کر گئی تھی۔ چنانچہ اس موقع پر بہت سے احباب اور دوستوں نے تعزیتی خطوط لکھے۔ غلام مہدی سالک نوائے صوفیہ کی وساطت سے ان تمام احباب اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

☆☆☆

متاثرین غواڑی اور کورو کی امداد

خپلو (شمیم رضا بگتی) باوواویلفیئر اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے متاثرین غواڑی اور کورو کے لئے امداد کی دوسری کھیپ لے جائی گئی۔ اس موقع پر منیجر حاجی محمد سلیم اور مفتی محمد عبداللہ اور دوسرے احباب بھی موجود تھے۔ انھوں نے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کی کہ اس مشکل اور کڑی وقت میں ان کی جتنی امداد کی جائے کم ہے۔ پہلی کھیپ میں فی گھرانہ ایک ایک تھیلا آٹا تقسیم کیا گیا جبکہ دوسری کھیپ میں دس دس کلو چاول فی گھرانہ تقسیم کیے گئے۔

☆☆☆

اہم اعلان

خپلو (شمیم رضا بگتی) باوواویلفیئر اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے ناظم اعلیٰ محمد اقبال نے اعلان کیا ہے کہ اگر متاثرین کورو اور غواڑی کے غریب گھرانوں میں اگر چوتھی / پانچویں جماعت کے طالب علم موجود ہوں اور خرچہ برداشت نہ کر سکتے ہوں تو باووافاؤنڈیشن کے ہمدرد ہوسٹل خپلو میں بغیر کسی اخراجات کے مفت تعلیم دی جائے گی۔ واضح رہے کہ ان طالب علموں کی عمر کی حد 8 سے 12 سال ہونی چاہیے۔

☆☆☆

شگر کے 22 رکنی وفد
کا دورہ غواڑی اور کورو

گزشتہ دنوں تصوف ویلفیئر سوسائٹی اور این وائی ایف شگر کے 22 رکنی وفد نے سیّد نواز حسین عسکری اور مفتی علی محمد ہادی کی قیادت میں کورو اور غواڑی کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا کورو کے چیئرمین سیّد علی موسوی اور علامہ سلیم اللہ نے وفد کا استقبال کیا اس موقع پر علی محمد ہادی نے سیلاب کی تباہی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان قرار دیا۔ انہوں نے ''علمائے کورو'' کا خصوصی شکریہ ادا کیا جنہوں نے مشکل کی ہر گھڑی میں شگر کے بھائیوں کی مدد کی اور مسلک حقہ کو ہر طرح سے محفوظ کیا اور بیرونی یلغار کو روکا۔ اس موقع پر متاثرین کو نقد امداد بھی دی گئی۔ وفد نے بلبل تصوف مولوی محمد علی کوروی کی قبر پر فاتحہ بھی کی۔

☆☆☆

سلام نوائے صوفیہ

شگر (صوفی محمد حسین) نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی پندرہویں سالگرہ کے موقع پر غازی آباد وزیر پور شگر کے صوفیہ نوربخشیہ بہن بھائیوں کی جانب سے علامہ بشیر صاحب، ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب، جی ایچ معروفی، غلام مہدی تصوفی، مولانا انور، اخوند حسین، لیاقت علی خان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے۔

☆☆☆

نوائے صوفیہ کے اراکین کو مبارکباد

اگیارہ این ایل آئی رجمنٹ کے محمد حسنین ابدالی اور نثار علی ابدالی کی جانب سے نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ کے موقع پر علامہ بشیر، ڈاکٹر غازی نعیم، جی ایچ معروفی، مولانا انور، لیاقت علی خان اور باقی اراکین کو مبارکباد قبول ہو۔ ہم دیگر اراکین کے جذبے کو بھی سلام پیش کرتے ہیں۔ ہم تمام بہن بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار بن کر دین کے اس اہم ستون کو مضبوط بنائیں۔

منجانب: محمد حسنین ابدالی، نثار علی ابدالی، لاہور

☆☆☆

مبارکباد

ماہنامہ نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ کے موقع پر ملت صوفیہ نوربخشیہ کے غیور عوام، بزرگوں، بہنوں اور بھائیوں اور بالخصوص علامہ بشیر، ڈاکٹر غازی محمد نعیم، جی ایچ معروفی، علامہ انور، لیاقت علی اور دیگر مضمون نگاروں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دینی جذبے سے سرشار جرأت مند ملت کے سپاہ سالاروں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ آیئے اس موقع پر اس عہد کی تجدید کریں کہ ملت صوفیہ نوربخشیہ کی سلامتی اور استحکام کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

منجانب: اکبر جاوید ابدالی اور اراکین این وائی ایف شگر

☆☆☆

اعتکاف نشینی

خپلو (مرتضیٰ بگٹی) دس روزہ اعتکاف نشینی مونی سپنگ خپلو میں مورخہ 7 اگست 2005ء بروز اتوار کو اختتام پذیر ہوئی جس میں تقریباً 160 خوش نصیبوں نے حصہ لیا۔ اس اعتکاف نشینی کی قیادت مرشد کامل فخر تصوف الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب کر رہے تھے۔ اعتکاف نشینی کے اختتام میں ایک روحانی جلسے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت حاجی ثناء اللہ صاحب سرمیک نے کی جلسے کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جس کی سعادت حافظ عبدالرحمن سرموی کو ہوئی۔ اس کے بعد سرمیک سے تشریف لائے ہوئے مہمان جناب محمد آصف سرمیکی نے حضور ﷺ کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ پھر علماء کرام نے تقاریر شروع کیں۔ علمائے کرام میں جناب مولانا عبدالاسلام چق چن مولانا علی محمد ذوقہ خپلو مولانا اخوند محمد حسین سرگیب مقیم اسلام آباد، مولانا شکور علی انور کوروی گلگت، مولانا محمد علی عارف کریسوی مولانا محسن علی ساقی سرموی، مولانا علی محمد محمدی کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء کرام شامل تھے۔ معتکفین کے استقبال کے لئے آنے والوں کا منظر قابل دید تھا۔ شائقین

تصوف کی ایک کثیر تعداد نے پُرنم آنکھوں اور خلوص بھری آہوں اور سسکیوں کے ساتھ ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے بغل گیر ہوئے اور مصافحے کیے اور قصیدہ پڑھتے ہوئے موتی سپنگ سے نیچے روانہ ہو گئے قصیدے کے دوران مولانا محمد علی عارف صاحب کریسوی نے نعرہ تکبیر "اللہ اکبر"۔نعرہ رسالت "یارسول اللہ"۔نعرہ حیدری "یا علی پنجتن" کے غلاموں کا قافلہ،صوفیہ نوربخشیہ ائمہ کے غلاموں کا قافلہ،صوفیہ نوربخشیہ اتقیا کے غلاموں کا قافلہ،صوفیہ نوربخشیہ اصفیا کے غلاموں کا قافلہ۔ صوفیہ نوربخشیہ جیسے روح پرور نعرہ لگایا اور شائقین تصوف نے اس کا جوشیلہ انداز میں جواب دیا گونما ستقچی پہنچتے ہی جوانوں، بوڑھوں، ماؤں اور بہنوں نے تحائف (فیق تھب) کے ساتھ اس روحانی ریلی کا استقبال کیا اور یہ روحانی ریلی قصیدہ پڑھتی ہوئی اور ساتھ ساتھ نعرہ لگاتی ہوئی تصوف آباد چھی اور باہچی بازار سے ہوتے ہوئے فقیر محمد ابراہیم کے دولت سرا پر حاضری دی اور ریفرشمینٹ کے بعد رُخصت ہو گئے۔

☆☆☆

سیلاب کے متاثرین کی امداد

سرمیک (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک کے بیس رکنی وفد نے علامہ رضا ضیاء اور غلام رسول ثاقب کی قیادت میں کورو اور غواڑی کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اس موقعہ پر تنظیم ہذا کی جانب سے متاثرین سیلاب میں پچاس تھیلے آٹا، 120 کلوگرام سبز چائے، 150 کلوگرام چینی، 120 کلوگرام بناسپتی گھی اور 150 جوڑے کپڑے تقسیم کیے۔ وفد نے متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں کا بھی جائزہ لیا۔ جناب علامہ رضا ضیاء نے متاثرین سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مصیبت کی اس گھڑی میں اہلیان سرمیک کی ہمدردیاں اور دُعائیں آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔غلام رسول ثاقب نے کہا کہ تمام مسلمانوں کا اخلاقی فریضہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی بحالی کے لئے تگ و دو کریں۔ انہوں نے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے اپیل کی کہ وہ متاثرین سیلاب کی بحالی کے لئے اپنے وسائل کو بروئے کار لائے۔ یاد رہے کہ تنظیم فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ سرمیک نے کورو کے مقام پر امدادی کیمپ لگایا ہے اور متاثرین کی بحالی کے لئے امدادی کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔

☆☆☆

ادارہ نوائے صوفیہ کو مبارکباد

سب سے پہلے ادارہ نوائے صوفیہ کو دل کی گہرائی سے دعاؤں کے ساتھ پندرہویں سالگرہ مبارک ہو۔ جیسا کہ مبارک باد کہنے کے حقدار ہیں۔

مبارک صد مبارک ہو نوائے صوفیہ آیا
دلِ صُوفی کا ارمان یہ نوائے صوفیہ آیا

جیسا کہ ہر خاص و عام بخوبی آگاہ ہے کہ قرون اولی سے زمانہ جتنا دور ہوتا گیا اتنا لوگوں سے دینی رجحانات اور اسلامی اقدار سے قلبی لگاؤ عنقا ہوتا گیا اسلام کے سنہری اصولوں کی جگہ ظاہر پرستی کی جڑیں مضبوطی سے جمنے لگیں بعض مذہبی انتہا پسندوں نے خلق خدا کو اپنے دام ہوس میں پھنسانے کی کوشش کی۔ ان کے ناپاک ہاتھوں سے پردہ نشینوں کے دامن عصمت

بھی محفوظ نہ رہا۔ طرح طرح کی اخلاقی و معاشرتی برائیاں جنم لے رہی ہیں ان برائیوں کے سیلاب کی لپیٹ میں آنے سے کوئی محفوظ نہیں ہے۔ گویا ہر کوئی ان برائیوں کے سیلاب کی زد میں خس وخشاک کی طرح بہہ رہا ہے تو اس پرفتن دور میں لوگوں کو خود آگاہی کا احساس دلانے مغرب زدہ لوگوں کی ذہنی صفائی کر کے ان کے ذہنوں میں اسلامی اقدار نقش کرنے، شجر طیبہ کی پیوند کاری کا مظاہرہ کرنے اور اہل اسلام کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا واحد ذریعہ مطالعہ نوائے صوفیہ ہے۔ نونہالان قوم کے اذہان میں عملی طور پر جذبۂ اسلامی پیدا کرنے کے لئے ان رسالوں کو پڑھنا اور پڑھانا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ دوسری اہم ضرورت فقہ احوط کی تعلیم عام کرنے کا واحد ذریعہ نوائے صوفیہ ہے۔ رسالہ نوائے صوفیہ اہل تصوف کے لئے ایک گراں قدر روحانی سرمایہ ہے۔ اس رسالے کے اندر تصوف کے مسائل نہایت ہی حسین انداز میں پیش کئے جاتے ہیں۔ عقل وشعور اور



علم وعرفان کی دنیا اس امر سے بے خبر نہیں کہ ادارہ نوائے صوفیہ نے اپنی معنوی ہیئت کذائی سے پوری طرح روشناس کرانے اور اپنے معنوی امتیازی وجود کے جنازے کو کندھا دینے کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے کے سلسلے میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ اس بارے میں مذہبی اتحاد بین المسلمین کے کام کو سب سے زیادہ فوقیت دی جاتی رہی ہے۔

مجھے اس عظیم کام کی انجام دہی پر انتہائی خوشی ہے اور میں دعاگو ہوں کہ اللہ پاک ادارہ نوائے صوفیہ کی مقبولیت میں مزید اضافہ کرے۔ امین

شمارہ 2، 1985ء سے خریدار
علی حسین تروپی، علاقہ شگر

☆☆☆

امن عالم کیلئے صوفیاء کرام کی تعلیمات کو عالمی سطح پر روشناس کرایا جائے

جسٹس عبدالرزاق

شاہ ہمدان نے پوری وادی کشمیر کو مسلمان بنایا، ڈاکٹر غضنفر مہدی، صاحبزادہ ضیاء محمد ہمدانی ودیگر کا خطاب

امن عالم، بھائی چارے اور باہمی رواداری کے فروغ کیلئے صوفیاء کرام کی تعلیمات کو عالمی سطح پر روشناس کرایا جائے۔

گوجر خان (نمائندہ خصوصی) ان خیالات کا اظہار وفاقی وزیر بلدیات جسٹس (ر) عبدالرزاق تھہیم نے آستانہ عالیہ بھنگالی شریف گوجر خان راولپنڈی میں حضرت امیر کبیر، سید علی ولی ہمدانی المعروف حضرت شاہ ہمدان کی یاد میں قومی شاہ ہمدان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا جسٹس (ر) عبدالرزاق تھہیم نے کہا کہ جس طرح نبی کریمؐ پورے عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے اسی طرح اولیاء اللہ بھی انسانیت کیلئے وجہ راحت بن کر آئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شاہ ہمدان نے پوری وادی کشمیر کو مسلمان بنایا۔ اس کانفرنس سے وفاقی وزیر بلدیات جسٹس (ر) عبدالرزاق تھہیم کے علاوہ ڈاکٹر غضنفر مہدی، صاحبزادہ سید جابر علی شاہ، مخدوم سید عباس محمد، پیر محمد ضیاء ہمدانی، علامہ سید سلطان علی شہ، علامہ قاضی شفیق الرحمٰن قادری، علامہ حسن اختر الازہری اور دیگر علمائے نے خطاب کیا۔

☆☆☆

بھنگالی شریف گوجر خان راولپنڈی میں

حضرت امیر کبیر سیّد علی ہمدانی کا عرس

گوجرخان (محمد فاروق قادری) پوٹھوہار کی سرزمین کو پاکستان میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ ایک تو یہ خطہ تین نشان حیدر مجاہدین شہدا وطن سوار محمد حسین شہید، کیپٹن سرور شہید، نائیک محفوظ شہید کو آغوش میں لئے ہوئے ہیں اور اسی طرح بے شمار اولیاء اللہ کے مقدس اجسام کو اپنی خاک میں سموئے ہوئے ہیں انہی عظیم ہستیوں میں سے حضرت پیر سیّد امام علی شاہ ہمدانی، غوث زماں حضرت پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ ہمدانی اور برصغیر کی عظیم علمی شخصیت مرشد علماء حضرت پیر سیّد محبت حسین شاہ ہمدانی کے مزارات مقدسہ اسی خطہ پوٹھوہار سدا بہار کی سرزمین بھنگالی شریف، تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی میں بھی ہیں۔ آستانہ عالیہ کے سادات پاک کا تعلق آل رسولؐ اولاد علیؑ سے ہے اسی وجہ سے سادات بھنگالی شریف حسینی ہمدانی سادات کہلاتے ہیں یہ خانوادہ دنیائے اسلام کے عظیم روحانی پیشوا کشمیر وجنوبی ایشیاء میں داعی اسلام حضرت سید امیر کبیر علی ولی ہمدانی کی نسل پاک سے ہیں۔ حضرت شاہ ہمدانی اپنی جدی آزاد ریاست ہمدان (ایران) کے حکمران تھے لیکن آپ نے تخت وتاج کو چھوڑ کر اپنے نانا حضرت رسول اللہ کے دین کی تبلیغ کا فیصلہ فرمایا اور ہمدان سے ہجرت کر کے کشمیر سرینگر تشریف لائے جہاں آپ نے پورے کشمیر کو مسلمان کیا آپ کے کشف وکرامات کا ذکر مفکر اسلام علامہ محمد اقبالؒ نے بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ہے اور حضرت شاہ ہمدان کی شان میں ایک رباعی لکھی ہے جس کا عنوان ہے۔

سیّد السادات سالار عجم
دست او معمار تقدیر امم

حضرت شاہ ہمدانؒ نے کشمیر کے بعد چھ روسی ریاستوں میں تبلیغ اسلام فرمائی اور آپ کا مزار مقدس روس سے آزادی حاصل کرنے والی اسلامی ریاست تاجکستان میں ہے اور تاجکستان کے کرنسی نوٹوں پر حضرت شاہ ہمدانؒ کی تصویر ہے۔ آستانہ عالیہ بھنگالی شریف مشائخ عظام ساڑھے آٹھ سو سال سے حضرت شاہ ہمدانؒ کے گدی نشین ہیں۔ خاندان سادات ہمدانیہ مختلف ادوار میں ہجرت کرتے ہوئے پاکستان کے مختلف شہروں ونده شاہ بلاول ضلع خوشاب، ڈھڈیال ضلع چکوال جھنڈو، کولیاں حمید، چہان ضلع راولپنڈی، قصور لاہور اور بھنگالی شریف میں یہ لوگ آباد ہیں بھنگالی شریف کے روحانی پیشوا حضرت پیر سید امام علی شاہ ہمدانی بہت بڑے عالم دین ولی کامل تھے آپ نے امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوریؒ کی دعوت پر اپنی ذاتی زرعی زمیں جو آپ کو فوج میں بطور خطیب خدمات پر ملی تھی فروخت کر کے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ کو قیام پاکستان کے لئے مالی مدد فرمائی تھی آپ کا وصال شریف اکتوبر 1957ء کو ہوا اور آپ کے فرزند حضرت پیر سید محمد عبداللہ شاہ ہمدانی سجادہ نشین اور بڑے فرزند حضرت پیر سید محبت حسین شاہ ہمدانی لنگر انتظامیہ کے منتظم اعلیٰ مقرر ہوئے جبکہ چھوٹے صاحبزادگان صاحبزادہ سید سلطان علی شاہ ہمدانی، صاحبزادہ سید کرار حسین شاہ ہمدانی کم عمر تھے۔ حضرت پیر سید محمد عبداللہ شاہ ہمدانی کا وصال شریف ستمبر 1988ء میں ہوا آپ کے جنازہ پر بے شمار ابابیلوں نے سایہ کر رکھا تھا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے چھوٹے صاحبزادے پیر سید محمد جابر علی شاہ ہمدانی جو

آج کل دربار عالیہ بھنگالی شریف کے سجادہ نشین مقرر ہیں اور بڑے صاحبزادے پیر سید مخدوم عباس محمد شاہ ہمدانی منتظم اعلیٰ و سجادہ نشین مقرر ہوئے اور اپنے شفیق تایا ابو مرشد علامہ حضرت پیر سید محبت حسین شاہ ہمدانی کی سرپرستی میں آگئے۔ 1996ء حضرت پیر سید محبت حسین شاہ ہمدانی کے وصال کے بعد آستانہ عالیہ کی تمام تر انتظامی ذمہ داریاں شیر دل نوجوان پیر سید ضیاء محمد شاہ ہمدانی سرپرست اعلیٰ دربار بھنگالی شریف نے سنبھال لیں۔ حضرت شاہ ہمدان کا سالانہ عرس یکم تا تین جولائی منعقد ہوا۔ اس میں ملک کے چاروں صوبوں و آزاد کشمیر سے زائرین نے شرکت کی۔ اختتامی دعا پیر سید مخدوم عباس محمد شاہ ہمدانی نے کی۔

☆☆☆

انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کی انتظامیہ کی علامہ محمد بشیر صاحب سے ملاقات

12 اگست 2005ء کو جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کے صدر ڈاکٹر غضنفر مہدی اور معروف سیاستدان محترمہ فوزیہ سلیم عباس صاحبہ نے ممتاز عالم دین علامہ محمد بشیر صاحب اور انجمن محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے انتظامیہ سے بلتستان میں شاہ ہمدان کانفرنس کے سلسلے میں ملاقات کی اس موقع پر فوزیہ سلیم عباس نے متوقع کانفرنس کے سلسلے میں مختصر خطاب کرتے ہوئے حاضرین پر زور دیا کہ وہ! اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں اس موقع پر ڈاکٹر غضنفر مہدی نے کہا برصغیر میں اسلام پھیلانے میں صوفیاء کرام کی بہت خدمات ہیں خصوصاً کشمیر اور وسط ایشیا کی ریاستوں میں حضرت امیر کبیر علی ہمدانیؒ نے دین اسلام کی بنیاد رکھی آج ان علاقوں میں اسلام کا بول بالا ہے۔ لہذا اُن اولیاء کرام کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانا ہر عقیدت مندوں کا فریضہ ہے۔ اُنہوں نے کہا بلتستان میں پہلی دفعہ انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس سرکاری سطح پر منعقد ہو رہی ہے ڈاکٹر غضنفر مہدی نے علامہ صاحب سے خصوصی دعا کرنے کی استدعا کی۔

اس موقع پر معروف شخصیت غلام حسن شگری نے کہا اس قسم کے کانفرنس کے انعقاد سے اتحاد بین المسلمین کو فروغ ملے گا جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے

اُنہوں نے کہا حضرت شاہ ہمدان فرعی اختلافات میں نہیں پڑتے تھے اور نہ وہ کسی خاص مکتب کی تمائندگی کرتے تھے بلکہ مبلغ اسلام کی حیثیت سے حکمۃ اللہ کی تبلیغ کی لہذا ہر کلمہ گو مسلمان ہے شمالی علاقہ جات میں اس وقت اتحاد بین المسلمین کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے ان علاقوں میں مذہبی رواداری وقت کی ضرورت ہے لہذا مذہبی انتہا پسندوں کو کسی صورت میں آگے نہیں آنے دینا چاہیے۔

اس موقع پر انجمن کی طرف سے جی۔ ایچ معروفی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور کانفرنس کے روح رواں ڈاکٹر غضنفر مہدی صاحب اور فوزیہ سلیم صاحبہ کی کوششوں کی تعریف کی انہوں نے کہا صوفیاء کرام اور اولیاء عظام کے عقیدت مندوں میں ڈاکٹر غضنفر مہدی ہمیشہ نمایاں رہے ہیں وہ شروع سے ہی شاہ ہمدان کانفرنس کے سرگرم رکن کی حیثیت سے جذبات انجام دیتے آئے ہیں۔

معروفی نے کہا مرحوم ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی اور میر عبد العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کرائے اور بین الاقوامی طور پر یہ ادارہ مؤثر کردار ادا کر

چکے ہیں اُنہوں نے کہا شہ ہمدان کانفرنس کی کوششوں سے آزاد کشمیر مظفر آباد، راولپنڈی، اسلام آباد تا جلستان اور دیگر جگہوں پر کانفرنس کر چکے ہیں اور حال ہی میں گوجر خان کے بھڈگالی شریف میں یہ کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔ بلتستان میں یہ کانفرنس اس علاقہ میں امن و محبت کو فروغ دینے میں مؤثر کردار ادا کرے گی۔

معروفی نے کہا حضرت شاہ ہمدان جہاں بھی گئے اُنہوں نے ان علاقوں میں خانقاہیں قائم کیا جہاں صوفیوں کو اعتکاف نشینی کے لئے چلہ خانے ضرور بناتے تھے آج ماشاءاللہ ان خانقاہوں میں صوفیاء کرام اعتکاف نشینی کے ذریعہ ریاضت کرتے ہیں ایسے تاریخی جگہوں پر انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کا انعقاد خوش آئند بات ہے۔ اس سلسلے میں اہل نوربخشیہ کی جانب سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر اُنہوں نے معزز مہمانوں کو بلتستان کے ہیڈ کوارٹر سکردو میں رہنے والے اہل صوفیہ نوربخشیہ کے بعض مشکلات سے آگاہ کیا جس میں قبرستان کا مسئلہ سرفہرست ہے۔ اُنہوں نے کہا سکردو میں سرکاری قبرستان نہ ہونے کی وجہ سے بڑے مشکلات ہیں مگر وہاں کے مقامی انتظامیہ اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر رہے حالانکہ ہر شہر میں سرکاری قبرستان ہوتا ہے جہاں پر مسلمان کلمہ گو کو دفن کیا جاتا ہے مگر سکردو واحد شہر ہے۔ جہاں یہ سہولت میسر نہیں ہے اس سلسلے میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس کے مندوبین وزارت امور کشمیر و شمالی علاقہ جات سے ملکر سکردو میں سرکاری قبرستان کے لیئے جگہ مختص کریں تو حضرت شاہ ہمدان کی روح بہت خوش ہوگی۔

اس موقع پر ڈاکٹر غضنفر مہدی اور محترمہ فوزیہ سلیم نے انتظامیہ سے ملکر یہ مسئلہ حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

عراق بغداد میں بھگدڑ، ایک ہزار افراد جاں بحق اور سینکڑوں زخمی

معتبر ذرائع کے مطابق عراق کے دارالحکومت بغداد میں امام موسیٰ کاظمؑ کے مزار کے قریب دریائے دجلہ کے پل پر بھگدڑ مچنے سے ایک ہزار افراد جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں دریا کے پُل سے امام موسیٰ کاظم کی برسی کا جلوس کے لاکھوں شرکاء گزر رہے تھے جب کسی شخص نے ایک شخص کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ خودکش حملہ آور ہے اس افواہ کو سنتے ہی شرکاء میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ جان بچانے کے لئے دوڑ پڑے جس کے نتیجے میں بہت سے افراد کچلے گئے جبکہ سینکڑوں نے پُل سے دریا میں چھلانگ لگا دی، مرنے والوں میں زیادہ تعداد انہی میں سے ڈوب کر مرنے والوں کی ہے۔ دریائے دجلہ کنیٹل پر جوتوں کا ڈھیر پڑا ہے جبکہ جگہ جگہ انسانی خون بکھرا ہوں ہے۔ قبل ازیں کاظمیہ مسجد پر بھی ایک راکٹ حملہ ہوا تھا جس میں 3 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ عراق میں تمام سنیوں سمیت تمام مسالک کے علماء نے اس حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے معصوم افراد کے خلاف کی گئی دہشت گردی کی کارروائی قرار دیا گیا علاوہ ازیں ہسپتال ذرائع کے مطابق 25 افراد زہرخورانی کی وجہ سے ہلاک ہوگئے ہیں۔

☆☆☆

جشن ولادت علیؑ و علی ثانیؒ

چھوربٹ حسن آباد (احمد حسین فقیر) 13 رجب بعد از نماز جمعہ جامع مسجد حسن آباد جشن ولادت حضرت شاہ مردانؑ اور

شاہ ہمدانؒ شایاں شان طریقے سے منایا گیا۔ اس مبارک تقریب میں گاؤں کے بزرگوں، نوجوانوں، بچوں اور خواتین نے بھرپور شرکت کی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد محمد موسیٰ خان، باقر علی، ابوروزی علی اور اخوند حسین نے علی وعلی ثانیؒ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیے۔ صدر محفل اخوند صمد نے اسی دن کی مناسبت سے ان بزرگوں کی فضیلت بیان کی اور اس خطے کے لوگوں پر علی ثانیؒ کے احسانات کا ذکر کیا۔ اخوند عابدین نے ولی کامل کے موضوع پر روشنی ڈالی اور دیگر مقررین نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہمارے علاقے میں اس طرح کے پُرنور محافل کے انعقاد کی بے حد کمی ہے اور اس طرح ہماری نوجوان نسل اس عظیم بزرگوں اور محسنوں کی تعلیمات سے بے بہرہ ہوتے جارہے ہیں جو ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور ہمارے زوال کا پیش خیمہ ہے۔ اس عید سعید کے موقع پر بادا محمد المعروف بادوا کے آستانہ عالیہ کی تعمیر کے لئے چندہ بھی جمع کیا گیا اور تقریب کا اختتام ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے دعا سے کیا گیا۔

☆☆☆

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

☆: اہل ایمان کے گمان سے ڈرتے رہو، کیونکہ خداوند عالم نے حق کو ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے۔

☆: غداروں سے وفا کرنا اللہ کے نزدیک غداری ہے اور غداروں کے ساتھ غداری کرنا اللہ کے نزدیک عین وفا ہے۔

☆: جو تم سے حسن ظن رکھے، اس کے گمان کو سچا ثابت کرو۔

☆: حکمت مومن ہی کی گم شدہ چیز ہے اُسے حاصل کرو، اگرچہ منافق سے لینا پڑے۔

خونِ جگر ہے یہ نوائے صوفیہ

محمد باقر قادری سرمیکی

جلوۂ نور سحر ہے یہ نوائے صوفیہ
روشنی کا ایک سفر ہے یہ نوائے صوفیہ
پھوٹتے ہیں علم کے چشمے یہاں سے ہر گھڑی
منبع علم وہنر ہے یہ نوائے صوفیہ
علم کا گہوارہ ہے یہ اور ترجمانِ حق
امتیازِ خیر وشر ہے یہ نوائے صوفیہ
رہبری کرتی ہے ہمیشہ، راہ گم گشتوں کی یہ
رہبر نوعِ بشر ہے یہ نوائے صوفیہ
اہلِ نوربخشیہ پر ہے اس کی سایہ الہا!
کامرانیوں کا ثمر ہے یہ نوائے صوفیہ
مشعل نور ہدایت اور گلشن تصوف بھی
خوشبوؤں سے معطر ہے یہ نوائے صوفیہ
وحدتِ مسلمین مقصود ہے اس کا
حامل فکر ونظر ہے یہ نوائے صوفیہ
دہر میں اب کوئی انقلاب آنے کو ہے
امید کی اک سحر ہے یہ نوائے صوفیہ
ہے اَزل سے حق وباطل کا معرکہ دم بدم
حق پرستوں کا ظفر ہے یہ نوائے صوفیہ
ربّ سے یہ دُعا سدا جاری رہے گی
میری ملت کا خونِ جگر ہے یہ نوائے صوفیہ
ظلمت کی شب ہو تو باقر کیا غم تجھے
اک چمکتا بدر ہے یہ نوائے صوفیہ

نوائے صوفیہ کی سالگرہ پر قارئین کے تاثرات

جی ایچ معروفی

پندرہویں سالگرہ مبارک ہو

پہلی بار دعاؤں کا انبار لئے خط لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں نوائے صوفیہ کا قاری اور نمائندہ تھا۔ تعریفی سند یافتہ ہوں۔ ایک بار کسی دوست سے مغالطہ ہو کر سالانہ چندہ نہ پہنچے سے رسالہ بند ہوا۔ دوستوں سے لے کر رسالے پڑھنے کو ملتے ہیں۔۔۔۔۔ اس رسالے کا ایک ایک ورق جاذب اور معجزانہ احساسات کا حامل ہے۔ یہ رسالہ عالم اسلام کے لئے عموماً اور دور افتادہ سیاچن کے عوام کے لئے خصوصاً مشعل راہ ثابت ہوتا ہے۔ اہل علم سے میری اپیل ہے کہ وہ اس جریدے کو قلمی تعاون سے چار چاند لگادیں۔ میں ادارہ نوائے صوفیہ کی دینی خدمات کا تہہ دل سے معترف ہوں۔ یہ رسالہ مذہب حقہ کا وہ چشمہ ہے۔ جس سے ہر فرد فیض یاب ہو رہا ہے۔ یہ مدہوش قوم اور مذہب سے نابلد لوگوں کی بیداری کے لئے تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ میں قارئین کرام سے بھی پُر زور گزارش کروں گا کہ اس رسالہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے لئے توشۂ آخرت بنائیں۔۔۔۔۔ آپ کا ہمسفر، محمد حنیف انصاری، سکردو

جواب: آپ جیسے مخلص نمائندوں اور کارکنوں کی وجہ سے نوائے صوفیہ گزشتہ پندرہ سالوں سے افق پر نمودار ہے اور اس میں شاید اللہ تعالیٰ کی رضامندی شامل ہے۔ وقت نکال کر خط لکھنے کا بہت شکریہ۔ (ادارہ)

نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ کی مبارکباد



نوائے صوفیہ میری آنکھوں کا نور ہے۔ میرا دل کا سکون ہے۔ سکول لائف سے ہی میرے عزیز اساتذہ کی وساطت سے پڑھتا تھا۔ اس شوق کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اس کا مستقل قاری بننے کا شرف حاصل ہے۔ یہ نہ صرف اہل تصوف میں بلکہ برادر مسالک میں بھی مقبول ہے۔ کیوں نہ ہو اس میں عظیم علماء دین کے مضامین دُنیائے تصوف کی خبریں۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے پُرخلوص خطوط اور شاہ ہمدان جیسی ہستیوں کے حالاتِ زندگی پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ڈگری کالج سکردو کی لائبریری سے سٹوڈنٹس ہاتھوں ہاتھ اس کو پڑھتے دیکھ کر خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ میں ادارے کے تمام کارکنوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ اس کی دن دگنی رات چگنی کامیابیوں کا سہرا انہی کے سر ہے۔ ہمیں اس بات کا فخر ہے کہ آج ہم سب مل کر احیائے تصوف کے علمبردار رسالے کی پندرہویں سالگرہ نہایت خلوص کے ساتھ صاحبانِ قلم کی سیاہی سے پُرجوش منا رہے ہیں۔ میں آج اپنے دوسرے ساتھی نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے عہد کرتا

ہوں کہ ہم اپنے جگر کا خون دے کر اس رسالہ کی حفاظت کریں گے اور اسے مضبوط تر بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے۔

(ولایت تاج ابدالی، ڈگری کالج، سکردو)

☆☆☆

پندرہویں سالگرہ مبارک ہو

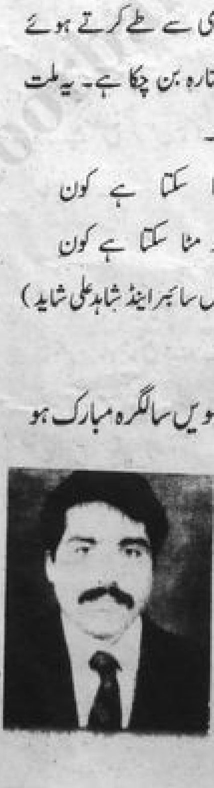
ہمیں پہلی بار شمارہ نمبر 86 بروقت پڑھنے کو ملا انتہائی خوشی حاصل ہوئی۔ ہم زمانہ طالب علمی سے ہی نوائے صوفیہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ نوائے صوفیہ کی آمد میں تاخیر ہو جائے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ نوائے صوفیہ کی کی پندرہویں سالگرہ مکمل ہونے پر ہم دونوں کی طرف سے اراکین نوائے صوفیہ کو بالخصوص ڈھیروں مبارکباد عرض ہے۔ ان پندرہ سالوں میں نوائے صوفیہ نے ترقی کی منازل نہایت برق رفتاری سے طے کرتے ہوئے اہلیان تصوف کے دلوں کا درخشاں ستارہ بن چکا ہے۔ یہ ملت صوفیہ کے دلوں کی دھڑکن بن چکا ہے۔

نور حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اُس کو مٹا سکتا ہے کون

(محمد اسماعیل سابر اینڈ شاہد علی شاید)

☆☆☆

سلام نوائے صوفیہ انٹرنیشنل پندرہویں سالگرہ مبارک ہو



میں بحیثیت جنرل سیکرٹری N.Y.F. گلاب پور زون شگر کی طرف سے نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ منانے پر جی۔ ایچ۔ معروفی صاحب اور علامہ بشیر صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ نوائے صوفیہ کی پندرہویں سالگرہ پورے ملت صوفیہ نوربخشیہ کے لئے خوشی کا باعث ہے۔

ایک زمانہ تھا ہمیں حیران کیا کرتے تھے لوگ
کر دیا ہے سب کو اب حیران نوائے صوفیہ
ہے تصوف کا صحیح عنوان نوائے صوفیہ
عارفوں اور صوفیوں کی شان نوائے صوفیہ

----اگر نوربخشی علماء، مفکر اور مدبر، ادیب و شاعر اپنے قلم اور کلام کے ذریعے امیر لوگ اپنے مال و دولت کے ذریعے اور غریب لوگ اپنی نیک دعاؤں کے ذریعے الغرض ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق اس چمن کو سنوارنے کے لئے اپنا حصہ ڈالیں تو وہ دن دور نہیں کہ اس مادی دور میں تصوف اور روحانیت کا بولا بالا ہو جائے گا۔ اس چمن کی تعمیر میں ہمارا پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور انتشار و نفاق کو ترک کر دیں۔ تنظیموں اور اداروں کو اور زیادہ مضبوط کریں۔ ----جس طرح دوسری اقوام اپنی بقا و استحکام اور ترویج و اشاعت کے لئے سرگرم عمل ہیں ہم بھی سرگرم عمل ہو جائیں اور پھر دوسرا قدم انڈیا میں موجود نوربخشی بھائیوں کی مدد کرنا ہے۔----

خدا کے واسطے اے نوجوانو ہوش میں آؤ
دلوں میں اپنی غیرت کو جگا دو جوش میں آؤ

----ہمارے گاؤں گلاب پور شگر میں سید محمد کاظمی صاحب، بلبل تصوف مولوی علی کوروی مرحوم اور مولانا غلام رسول براہوی نے شگر کے اہل نوربخشیہ کو حوصلہ دے کر پھر سے منظم کیا اس وقت سید نواز حسین صاحب، مفتی علی محمد ہادی صاحب بوافضل صاحب وغیرہ غیرتمند علماء کی وجہ سے یہاں کے اہل نوربخشیہ منظم اور متحد ہے اور سب سے بڑھ کر ماہنامہ نوائے صوفیہ نے شگر میں تعلیم

یافتہ طبقہ میں انقلاب لایا ہے جس کے بعد اب ادھر اُدھر جانا مکمل رُک گیا ہے، یہ نوائے صوفیہ کا کارنامہ ہے۔ (ہادی علی تمنا، این وائی ایف، شگر)

☆☆☆

☆ مفید معلوماتی رسالہ دیکھ کر اس کا خریدار بننے کا ارادہ کیا ہے۔ مبلغ -/400 روپے منی آرڈر ارسالِ خدمت ہے لہٰذا دو رسالے ایک سپاہی گلزار حسین اور دوسرا میرے نام ارسال کر دیا کریں۔ ہم سب دوستوں احمد علی براہوی، گلزار حسین براہوی اور اخوند محمد علی شبیری کی طرف سے پندرہویں سالگرہ مبارک ہو۔

جواب: آپ کی طرف سے ارسال کردہ رقم ابھی تک ادارہ کو موصول نہیں ہوئی ہے۔

☆☆☆

☆ بہترین انسان وہ ہے جو نوائے صوفیہ پڑھ کر اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ نوائے صوفیہ کو سالگرہ مبارک ہو! (محمد حسین بلتستانی سلترو حال کراچی)

☆ مکرمی اراکین صوفیہ سلامت رہے۔ منتظر آنکھوں کو ٹھنڈک اور بے قرار دل کو تسکین اور قرار اس وقت ملا جب شاہین بک شاپ نے آپ کا ارسال کردہ ماہ اگست کا شمارہ جو ہمارے لئے انمول تحفہ ہے، میرے حوالہ کیا تو بہت خوشی ہوئی۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ جن سے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ آپ لوگوں کی بے لوث دینی خدمات سے نہ صرف پاکستانی بھائی مستفید ہو رہے ہیں بلکہ ہندوستان میں بسنے والے نوربخشی ساتھوں کا حوصلہ بھی بڑھا ہے۔ نوائے صوفیہ ہمارے درمیان سنگ میل کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ یہ ہمارے بچھڑے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ آخر میں ماہنامہ نوائے صوفیہ کے سالگرہ پر مبارک باد! (عبدالرشید علوی حال گرگل عدول گھنڈ)

☆ میری طرف سے اور میرے بھائی محمد امین کی طرف سے ماہنامہ نوائے صوفیہ کے سالگرہ کے موقع پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ یہ ادارہ روز بروز ترقی کرے۔ (عبدالقیوم ساکن کھربوہ گرگل، لداخ)

☆☆☆

مجھے چار ماہ سے رسالہ نہیں مل رہا ہے جبکہ میں خپلو گیا تو وہاں نوائے صوفیہ موصول ہو چکا تھا جس میں میرا تفصیلی خط شائع ہوا تھا جس کے لئے میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ برائے مہربانی ترسیل جاری رکھیں رسالہ بھیجتے وقت مجھے خط کے ذریعے مطلع کریں تاکہ میں جان سکوں کہ میرا رسالہ کون لے جا تا رہا ہے۔

(محمد ابراہیم جلیل کندس)

جواب: رسالہ آپ کو باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے، بند نہیں کیا تاہم ہر ماہ شائع نہ ہونے کی وجہ سے ہر مہینہ نہیں ملتا ہوگا۔ شمارہ نمبر کا خاص خیال رکھیں اور متعلقہ ڈاکخانے سے رابطہ کریں تو پتہ چل جائے گا۔

☆☆☆

قارئین کے خطوط

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

☆ جناب مدیر صاحب ماہنامہ نوائے صوفیہ! تسلیم! نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم پر ایک کھلا خط شائع کروانے کا خواہشمند ہوں تاکہ مذہبی ٹھیکیداروں کی آنکھیں کھلیں۔ میں نے بذاتِ خود جامعہ صفیہ اور کراچی انجمن کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا ہے اور دیگر تمام اداروں کو چندہ/عطیات دیئے ہیں۔ صرف اس لئے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو، صرف مذہبی ترویج و ترقی میں مدد ملے اور اپنے لئے ثواب جاریہ کا باعث بنے۔ مگر بعض جگہے مذہبی ٹھیکیداروں نے بٹوارے کئے ہیں اور مزید عزائم رکھتے ہیں۔ اگر بالا اتفاق حسب سابق نہ رکھا گیا تو ہم چندہ دہندگان کی طرف سے دی گئی ایک ایک پائی غصبی ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ لا (۲۵) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ع (۲٦)

ترجمہ: وہ میرے واپس آئے گا تو میں حساب لوں گا۔ (سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ۔ آیت نمبر 25-26)

والسلام.........م۔ش۔ کوروی

جواب: ادارہ نوائے صوفیہ م۔ش۔ کوروی صاحب کے خیالات سے مکمل اتفاق کرتا ہے۔ یہ اُن کی دین و ملت سے محبت و عقیدت کا اظہار ہے۔ آج پوری قوم اس آواز پر لبیک کہہ رہی ہے۔ لہٰذا مذہبی ٹھیکیداروں کو ہوش کے ناخن لینا چاہئے کیونکہ اب بھی وقت ہے کہ بٹوارے کے عمل سے گریز کریں کیونکہ یہ اقدام دین دوستی نہیں بلکہ دین دشمنی ہے۔ (ادارہ)

☆ انجمن صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد اور بالخصوص علامہ صاحب کے بے حد مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے میرے بیٹے محمد امین کو اپنے دست مبارک سے غسل تکفین دیا۔ اور انجمن کے کارکنوں نے ہمارے اس مشکل وقت میں انتظامات کو اپنے ذمہ لے کر انہیں خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ (حاجی محمد حسین شاہد، ہوشے)

☆ اس رسالے کی بدولت اولیاء کرام کے حالاتِ زندگی اور دین حقہ کی تازہ ترین خبریں پڑھ کر دلی سکون حاصل ہوتا ہے۔ ''تصوف محمدی کا نچوڑ'' کے موضوع پر ایک مضمون ارسالِ خدمت ہے۔ (شیر علی فیضی، براہوی معلم مدرسہ شاہ ہمدان، سکردو)

☆ جناب بزرگوار ایڈیٹر علامہ محمد بشیر صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کو دُنیا آخرت دونوں میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ ساتھ درازیٔ عمر عطا کرے۔ نوائے صوفیہ ایک نادر تحفہ اور مذہبی تاریخ کی حیثیت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے۔ نیازمند کی جو تمنا ہے وہ یہ ہے۔ نوائے صوفیہ کے پہلے شمارے سے لے کر اب تک تمام مضامین خصوصاً تفکر و تذکر، مجموعہ شریعت محمدیہ اور سوالوں کے جوابات کو الگ الگ کر کے کتابی شکل شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ (غلام محمد بمہ چوتھکس، ضلع گانگچھے)

☆ نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ شمارہ نمبر 86 پڑھنے کو ملا۔ مولوی ابراہیم شاکر صاحب تھلوی کا مضمون ''اطاعتِ والدین'' پڑھ کر دینی علم میں اضافہ کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ

موصوف کو ترقی کی راہ میں گامزن رکھے۔ (سپاہی موسیٰ علی کلیم کھرکو)

☆ بندہ ناچیز کو نوائے صوفیہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس جریدے نے واضح طور پہ ملت نوربخشیہ کے عوام کے دل جیت لئے ہیں اور نوائے صوفیہ روشنی کی ایک کرن ہے، آپ نے نوائے صوفیہ کے ذریعے لوگوں کو حقیقی راہ پر گامزن کیا۔ (امان اللہ بلغار ژھوق)



☆ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی عمر دراز کرے تاکہ صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی میں رکاوٹ نہ بنیں۔ علامہ صاحب کے مضامین یعنی آپ کے مسائل اور ان کا حل کی طرح بوا حسو صاحب سے گزارش ہے کہ ہر شمارے میں نوربخشی تاریخ کا سلسلے وار مضمون شائع کریں۔ (علی ولد زمان تھگس)

☆ نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ دینی رسالہ ہے اس رسالے کے ذریعے ہماری دینی معلومات میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے۔ نوائے صوفیہ کے اشاعتی ٹیم کو سلام عرض ہے۔ (محمد حسن سرموی منظور کالونی کراچی)

☆ نوائے صوفیہ نہایت عمدگی کے ساتھ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اللہ کے فضل و کرم سے اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ میں ادارہ کی مزید ترقی اور جملہ اراکین کے درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں۔ (بشارت علی اینڈ ندیم حسین نوری، حیدر آباد ڈاغونی)

☆ نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے اس لئے بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ اس ترقی یافتہ دور میں پوری دنیا میں یہ رسالہ دینِ اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ تاہم اگر تمام لائبریریوں میں ارسال کریں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ (فاچو ذاکر حسین)

☆ ہم نوائے صوفیہ کو علاقہ شگر کے گاؤں کھر منگھی دس کے پہاڑی علاقے میں بیٹھ کر نہایت شوق سے پڑھتے ہیں اور اس کے پڑھنے کے بعد میرے دل کو سکون ملتا ہے۔ اس رسالے سے ہمیں بہت سی دینی تعلیمات ملتی ہیں خصوصاً آپ کے مسائل اور ان کا حل بہت معلوماتی ہے۔ (محمد امین حیدری گلاب پور، شگر کھر منگھی داس)

☆ ماہنامہ نوائے صوفیہ شمارہ نمبر 85 ماہ اپریل پڑھ کر بہت لطف آیا اور بہت خوشی بھی حاصل ہوئی اس میں م۔ش کوروی کا مضمون ''اعتکاف کی فضیلت'' اور ''منشی حسن صاحب سے انٹرویو'' قابلِ ستائش تھے۔ میں نے کئی بار آپ کے مسائل اور ان کے حل کے سلسلے میں آپ کو سوالات بھجوائے ہیں مگر ان کا تاحال کوئی جواب نہیں آیا۔ (بابو علی حسن چھوربٹ حال بونجی)

جواب: ادارہ کو ملنے والے تمام مسائل علامہ صاحب خود ہی رکھتے ہیں تاہم بعض اوقات نسیان کا بھی شکار ہو جاتے ہیں جو بعض اوقات تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتے۔ ارسال کردہ چند سوالات کو شاملِ اشاعت کیا جا رہا ہے۔

☆ جب سے عسکری زندگی میں قدم رکھا ہے یہ رسالہ بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ یہ کتاب ان جگہوں میں آسانی تحفے سے

کم نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے سے ایک جوش اور جذبہ پیدا ہوتا ہے اور تمام پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں تاخیر سے ملنے پر دُکھ ہوتا ہے یہ واحد جریدہ ہے جو حق کی آواز بلند کرتا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے لئے کوشاں ہے تصوف کے اس مشن کو اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین۔ (سپاہی غلام براہ بُروقپہ حال آزاد کشمیر)

☆ نفسانفسی اور افراتفری کے اس دور میں نوائے صوفیہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور یہی رسالہ ہمارے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ امین (علی محمد نوشاد براہوی)

☆ آج کے زمانے میں مذہب صوفیہ کے اتحاد کا ذریعہ نوائے صوفیہ ہے یہ سب علامہ صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ نوائے صوفیہ دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ امین (پرویز حسین غوری ڈم سم)

☆ کافی مہینے گزرنے کے بعد محبوب رسالے کا دیدار ہوا رسالے میں موجود ہر مضمون بہت معلوماتی تھا خصوصاً عبدالرحمن چھوربٹی کا مضمون ''اسلام میں عورت کا مقام'' بے حد پسند آیا ''آپ کے مسائل اور ان کے حل'' سے بھی مستفید ہوئے۔ رسالے کے ہر مضمون کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں اور ختم کر دینے پر بعد والے شمارہ کا شدت سے انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ بھارت میں مقیم صوفیہ نوربخشیہ کے بھائیوں کو آپس میں محبت بڑھانے کا کام بھی نوائے صوفیہ کی مرہون منت ہے۔ جو وہ خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہے۔ (محمد افضل بلغاری ہائی سکول ڈغونی)

☆ چند شرپسند عناصر اس رسالے کی ترقی سے ناخوش نظر آتے ہیں ہم ایسے لوگوں کی راہ میں دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں گے اور اس رسالے کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے۔ (صوفی غلام رسول ثاقب سلترو)

نوٹ

نوائے صوفیہ کے بارے میں بیرون ممالک خاص کر پڑوسی ملک ہندوستان میں مقیم سینکڑوں قارئین کے ارسال کردہ تاثرات خطوط کی شکل میں مختصراً مختلف شماروں میں شائع ہوتے رہے ہیں تاہم قارئین کے اسرار پر اُن میں سے چند خطوط ماضی اور حال کے شائع کئے جا رہے ہیں۔ اگر قارئین ماضی کی یادیں پھر سے پڑھنا چاہتے ہیں تو مختلف شماروں میں اُن کو مختصراً شائع کیا جائے گا لہذا اس سلسلے میں اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ (ادارہ)

☆ دوسرے ہم مسلک بھائیوں کو ماہنامہ دکھایا تو ہر ایک بھائی کے چہرے پر ایک ناقابل بیان خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ (اکبر علی، معلم، شمشہ)

☆ نوائے صوفیہ ہماری انجمن میں موصول ہوا تو بے حد خوشی اور مسرت کا سا سماں پیدا ہو گیا بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انجمن میں ایک عید کا سا سماں پیدا ہو گیا کیونکہ ہماری انجمن کو نوائے صوفیہ کی اشاعت کا علم تو تھا لیکن یہ امید نہ تھی کہ یہ رسالہ

کبھی ہماری انجمن کو بھی موصول ہو گا۔ بہرحال اراکین انجمن صوفیہ تھسگام (دراس) ضلع کرگل جملہ نوربخشیوں کی طرف سے رسالہ نوائے صوفیہ کے اراکین کو تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ رسالہ نوائے صوفیہ منظر عام پر آ رہا ہے۔ اس میں ہمیں اپنے چھوٹے چھوٹے مسئلوں کا حل بھی ملتا ہے جو اس سے پہلے ممکن نہ تھا۔ (انجمن صوفیہ نوربخشیہ تھسگام' دراس' کرگل، لداخ ہندوستان)

آپ لوگوں نے ایک ہو کر شانہ بشانہ محنت کر کے نوائے صوفیہ کو جس طرح ترقی دی ہے جس کے لئے ہم تمام بھارت کے نوربخشیوں کی طرف سے آپ لوگوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (سید مرتضیٰ علی لداخ)

☆ رسالہ کے عنوان حرف بہ حرف پڑھ کر دل کو مسرت ہوئی جب سے یہ رسالہ ہمارے یہاں کے عوام خصوصاً نوجوانوں کی نظر سے گزرا مسلک نوربخشی کے لوگوں کا سر فخر سے بلند ہوا ہے۔ (محمد فقیر ساکن چوکیاں ڈسٹرک کرگل)

☆ ہم نوربخشیہ صوفیہ کے لئے اس سے زیادہ اور خوش آئیند بات کیا ہو سکتی ہے کہ ہمیں اچانک ایک ایسا سہارا ملا جس کا ہمیں برسوں سے انتظار تھا۔ بفضل تعالیٰ ہماری یہ تمنا اب پوری ہو رہی ہے۔ (عبدالشکور تھسگام (دراس)

☆ مبارک صد مبارک ہے رسالہ صوفیہ آیا
بھارت میں بھی میرے نوربخشیوں کو یہ پیام لایا
نوائے صوفیہ سے دین کی تبلیغ مبارک ہو
نوائے صوفیہ نوربخشیوں کو مشعل راہ ہو
(غلام حسین لداخ تھسگام)

☆ نوائے صوفیہ کو ہم دین کا ایک ستون جانتے ہیں۔ اللہ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن رکھے۔
(ماسٹر ابراہیم علی مات پا بقدانگ نوبراہ)

☆ I pray Almighty Allah for the development of Nawai-e-Sofia. I received three copies of Nawai-e-Sofia. My best compliment for you and all the Sufia brothers. (Ghulam Muhammad Sufi)

☆ آپ نے نوائے صوفیہ سے رابطے کا وہ عظیم کارنامہ انجام دیا جس کا عالم تصوف کے ماننے والوں میں جو عظیم بیداری ہوئی اس کا احساس آپ لوگوں کو بھی نہ ہوگا اور ساتھ ہی اللہ کے ہم پر جو عنایت مکتوبات کے ذریعے سے ہوئے اُن کا دنیا کے کونے کونے سے بازیابی اور پھر ان کی ترجمے اور اشاعت سے بھی ایک عظیم اشاعتی انقلاب پیدا کیا جس کے اثرات بقدانگ جیسے دُور دراز علاقوں تک پہنچ کر محسوس کیا جا رہا ہے۔ (سیکرٹری انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیئر آرگنائزیشن بقدانگ (لداخ)

☆ نوائے صوفیہ عالمی سطح پر ملت نوربخشیہ کیلئے علمی اور حقیقی مشعل راہ کی حیثیت سے اپنی منزل مقصود پر رواں دواں ہے ہماری دعا ہے کہ یہ جریدہ عالم اسلام کے اُفق پر چمکتا رہے اور اس کی روشن کرنوں سے ہم فیضیاب ہوتے رہیں۔ نوائے صوفیہ ہمارے لئے آپس کی محبت اور خلوص کا ذریعہ ہے۔ صوفیان کرام کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ (سید باقر الموسوی خطیب مسجد تھسگام

☆ نوائے صوفیہ کی بدولت یہاں کے نوربخشیہ نوجوان اب بیدار ہو چکے ہیں یہاں مسلک نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والے

(گزشتہ سے پیوستہ)

تفصیل آمدن واخراجات ماہنامہ نوائے صوفیہ جنوری 2004ء، شمارہ 80 تا اگست 2005ء شمارہ 86۔

شمارہ نمبر	آمدن	سابقہ بقایا	کل آمدن	کل خرچ	بقایا
80	5820	67879	73769	11132	62637
81	8502	62637	71139	9381	61758
82	7140	61758	68898	8058	60840
83	5580	60840	66420	9006	57414
84	13280	57414	70694	12090	58604
85	2190	58604	60794	12241	48553
86	14525	48553	63078	13300	49778

نوٹ: شمارہ 89 برائے دسمبر 2004ء تک کی آمدن واخراجات کی تفصیل پہلے شائع کی جاچکی ہے۔ تمام قارئین و نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ بروقت حسابات ارسال کریں تاکہ یہ رسالہ بروقت شائع ہو سکے اور نمائندہ حضرات اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے تمام یونٹس جہاں کہیں بھی ہوں نوائے صوفیہ کی بروقت فروخت کو یقینی بنائیں اور تمام نمائندہ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فی رسالہ تین (-/3) روپے کمیشن کے طور پر خود رکھ کر بارہ (-/12) روپے فی رسالہ کے حساب سے ادارہ کو بذریعہ منی آرڈر بروقت ارسال کردیا کریں۔ (ادارہ)

330 نوربخشی گھرانے موجود ہیں علامہ محمد بشیر فاضل صاحب و علمائے نوربخشیہ کا بے حد ممنون ہوں کہ ان کی ترجمہ کی گئی کتابوں کی بدولت اس وقت بھی نوربخشی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ (سید محمد شاہ الموسوی بمقام کرگل)

☆ انجمن کوشش کر رہی ہے کہ نوائے صوفیہ کے گزشتہ رسالہ جات جمع کر کے محفوظ کر لئے جائیں۔ (غلام حسین، انجمن صوفیہ نوربخشیہ، لداخ)

☆☆☆

وصولیات

1- مولانا محسن نمائندہ سرموں (نمائندہ) -/285
2- مولانا محمد رضا ضیاء، سرمیک (نمائندہ) -/500
3- عبدالکریم نمائندہ کھرکوہ -/1000
4- محمد ابراہیم، لوئر بازار، مری -/200
5- نجم الدین صوفی کورنگی کراچی (نمائندہ) -/1000
6- صوبیدار غلام رسول سرموں -/200

7- صوبیدار کلرک غلام مہدی تھگس 200/-

8- شمشیر علی سرموں اسلام آباد 200/-

9- اخوند شکور سرگیب خپلو 500/-

10- بابو انور براہ نمائندہ 150/-

11- ماسٹر شکور علی خپلو نماوندہ 400/-

12- محمد اشرف نمائندہ منگو پیر، کراچی 200/-

13- صوبیدار ریٹائرڈ علی جان براہ 200/-

14- گرودار عبدالرحمٰن (قانون گو براہ) 200/-

15- حاجی محمد حسین شاہد حوشے 200/-

16- بابو علی حسن این ایل آئی سنٹر نماوندہ بونچی 350/-

17- غلام مہدی نمائندہ سکردو 1040/-

18- محمد حسین، ڈسٹرکٹ ہسپتال، سکردو 200/-

19- ولایت علی تاج ڈگری کالج، سکردو 200/-

20- ممتاز علی مدرس نمائندہ ڈم سم مشہ برم 200/-

21- حاجی غلام رسول (بذریعہ شمیم رضا ہگئی نمائندہ) 200/-

22- انجینئر غلام عباس، ڈی ڈی ای آفس خپلو (بذریعہ غلام حسن حسو، نمائندہ) 200/-

23- محمد جان فوٹو سٹیٹ سنٹر، خپلو 200/-

24- ڈاکٹر رجب علی سول ہسپتال خپلو 200/-

25- مولانا عبدالحمید انسپکٹر آف سکولز خپلو 200/-

26- محمد یونس بانپی خپلو 200/-

27- اخوند غلام حسین امام مرغوٹو خپلو 200/-

28- ماسٹر سودے علی عسکری گون خپلو 200/-

29- محمد حنیفہ ہائی سکول خپلو 200/-

30- اوورسیئر محمد موسیٰ بانپی خپلو 200/-

31- غلام حسن حسو خسیر گرونگ خپلو 200/-

32- انجینئر غلام نبی منڈوق ڈی ڈی ای افس خپلو 200/-

33- بابو علی سٹور کیپر، ڈی ایچ او آفس، خپلو 200/-

34- بابو فدا علی، سٹور کیپر، سول ہسپتال، خپلو 200/-

35- صوفی محمد خان ٹیچر مڈل سکول ڈاؤ، چھوربٹ 200/-

36- صوفی موسیٰ عسکری سول ہسپتال، خپلو 200/-

37- ماسٹر محسن علی مڈل سکول غورسے 200/-

38- بابو محمد موسیٰ، ڈی ڈی ای آفس، خپلو 200/-

39- مولانا محمد اسحاق میر واعظ پھچن، خپلو 300/-

40- محمد حسین آزاد، ڈی ایچ کیو ہسپتال، سکردو۔ 200/-

41- عبدالرحمٰن غریس ہائی سکول خپلو 200/-

42- مولانا رستم علی سلینگ 200/-

43- بابو غلام حسین، یو ڈی سی، نادرا، خپلو 200/-

44- محمد بشیر گوئمہ ہر، خپلو 200/-

45- ماسٹر محمد یعقوب گرلز ہائی سکول، خپلو 200/-

46- بابو احمد براہوی، سپرنٹنڈنٹ، انٹر کالج، خپلو 200/-

47- مولانا محمد رضا ہائی سکول، خپلو 200/-

48- غلام رسول کھرکوی، AKESP، خپلو 200/-

49- حاجی عبدالرحمٰن، ہائی سکول، خپلو 200/-

50- مولوی محمد شفیع، ایل اے ہائی سکول، خپلو 200/-

51- تھانیدار محمد ابراہیم، خپلو 200/-

52- ڈاکٹر حاجی محمد حسن گمبہ بھوتنگ، خپلو بالا 200/-

53- یگو فرہاد علی قراقرم لاج خپلو 200/-

54- مولانا محسن، سرموں 150/-

55- حاجی غلام رسول، سرموں (بذریعہ شمیم رضا ہگئی) 200/-

56- صوبیدار (ر) محمد حسین گمبہ بھوتنگ خپلو 200/-

57- دانیال حسن، سکردو 200/-

☆☆☆

منظوم خراجِ عقیدت



کلام شکور علی انور

رسالہ نوائے ہمہ صوفیان
نگار ہائے افکار نوربخش عیاں

تصوف کی تفسیر جریدہ بنا
صداقت کی تصویر جریدہ بنا

یہ دنیائے علم کا فروزاں چراغ
دل افسردگاں کو کرے باغ باغ

چمن ہے یہ دین و ایمان کا
یہ معدن ہے علم و عرفاں کا

شریعت، طریقت اصول و فروع
کہ جس سے کرے ہر محقق رجوع

ہے تفسیر قرآں علم و ادب
بیان ہائے تاریخ و اخبار سب

سراپا ادب ہیں حقائق نگر
ثمربار مضامین آفاق نگر

یہ سرچشمۂ علم و ایقاں ہے
یہ گنجینۂ فہم و فرقاں ہے

قطع شرک و بدعت افسوں کو
فرو کر رہا ہے فتنوں کو

دل حق نگر کا آئینہ ہے
معارفِ اسلام کا آبگینہ ہے

تصوف کی دُنیا کا شمس و قمر
علوم ہائے اسرار کا نورِ نظر

فضائے محبت کی سرمگیں چشم
نظامِ ہدایت کی آفریں بزم

یہ امتزاج دین و دنیا کا رنگ
مٹاتا ہے الحاد و فکرِ فرنگ
یہ حامل قرآن و سنت ہے
یہ جامع کتاب و حکمت ہے
دلوں کی صفائی کا ساماں ہے
جو روحانی دُنیا کا ارماں ہے
فکر تہذیب اخلاق انساں پھر
کیا جا رہا ہے یہ اعلان پھر
یہ ہے ترجمانِ حب علیؑ
یہ ہے پاسدارِ آل نبیؐ
یہ داعی عشقِ پورِ بتولؑ
یہ حامی دین و اصحابِ رسولؐ
نشر کرنے والے علم دوست ہیں
اسے چاہنے ولے علم دوست ہیں
فکر دینے والے اہل قلم
ثبات و وثوق کا نمایاں علم
جو افکار روشن کمالات کے ساتھ
نواہائے تحقیق و طاعات کے ساتھ
جہالت کا سروہ قلم کر رہے ہیں
یہ تاریخ عالم رقم کر رہے ہیں
دردمند دل کا سینہ ہے انور
جگر جن کا فولاد ضمیر ہے منور
ثبوت بہار کو مرغزار کافی
فروغ چمن کو گلزار کافی

☆☆☆

خاتون جنت



علی احمد فخر

علی کی زوجہ اطہر و دلبر فاطمہ زہرہ
نبی کے گھر کا وہ ماہ منور فاطمہ زہرہ

نبی کی آل کا گہوارہ تربیت اول
وہی ہیں مادر شبیر و شبر فاطمہ زہرہ

علی شیر خدا کے گھر کی زینت اور رونق بھی
دلیل صبح پر نور و معطر فاطمہ زہرہ

گداؤں کو نہ خالی ہاتھ اپنے گھر سے لوٹایا
سخاوت کے سمندر کا وہ گوہر فاطمہ زہرہ

جو شب بیداریوں میں یاد کرتے ہیں شہیدوں کو
سلاتی ہیں شبوں کو ان کو آ کر فاطمہ زہرہ

بہاتے ہیں جو آنسو گلشن زہرہ کی کلیوں پر
بلاتی ہیں انہیں خود اپنے گھر پر فاطمہ زہرہ

مناتے ہیں جو دن آل نبی کی یاد میں اکثر
انہیں دیں گی دعائیں روز محشر فاطمہ زہرہ